5

حساب داری نسبت
(Accounting Ratios)

مالیاتی گوشواروں کا مقصد کسی کاروباری ادارے کے بارے میں مالی اطلاعات فراہم کرانا ہوتا ہے جس سے فیصلہ لینے والوں کی معلوماتی ضروریات پوری ہوسکیں۔ مالیاتی گوشوارے کارپوریٹ حلقہ میں ایک کاروباری تنظیم کے ذریعے فیصلہ لینے والوں کے لیے شائع اور فراہم کرائے جاتے ہیں۔ یہ گوشوارے مالی اعدادوشمار مہیا کراتے ہیں جنھیں تجزیہ، تقابل اور تشریح کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مالی اطلاعات کا استعمال کرنے والے خارجی افراد کے ساتھ ساتھ داخلی لوگ بھی فیصلہ لے سکیں۔ اس سرگرمی کو مالیاتی گوشواروں کے تجزیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسے حسابی عمل کا ایک مکمل اور اہم حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سابقہ باب میں بتایا جاچکا ہے کہ مالیاتی گوشواروں کی سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی تکنیک تقابلی گوشوارے، رجحان تجزیہ، حساب داری نسبت اور زرنقد رواں تجزیہ ہیں۔ پہلے تین کے بارے میں سابقہ باب میں تفصیل کے ساتھ بحث ہوچکی ہے۔ یہ باب مالی گوشواروں میں موجود اطلاعات کے تجزیے کے لیے حسابی نسبتوں کی تکنیک پر مشتمل ہے جو فرم کی مقدرت، کارگزاری اور نفع مندی کی تشخیص میں مددگار ہوتے ہیں۔

مقاصد آموزش

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- حساب داری نسبت کے استعمال کا مفہوم، مقاصد اور تجزیہ کی قیود کی وضاحت کرسکیں گے۔
- عام طور پر استعمال کی جانے والی مختلف قسم کی نسبتوں کی شناخت کرسکیں گے۔
- فرم کی مقدرت، سیالیت، کارگزاری اور نفع مندی کے تجزیے کے لیے مختلف نسبتوں کا حساب لگاسکیں گے۔
- درون الفرم اور بین الفرم کے تقابل کے لیے حساب لگائے گئے مختلف نسبتوں کی تشریح کرسکیں گے۔

5.1 حساب داری نسبت کا مفہوم

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ حساب داری نسبت مالیاتی گوشواروں کے تجزیہ کا ایک اہم ذریعہ (آلہ) ہے۔ نسبت ایک ریاضیاتی عدد ہے جس کا دو یا دو سے

© NCERT not to be republished

زیادہ عددوں کی مناسبت سے حساب لگایا جاتا ہے اور اسے تناسب، کسر اور فی صد کے طور پر متعدد بار بیان کیا جا سکتا ہے۔ جب مالیاتی گوشواروں سے حاصل کیے گئے دو حساب داری عددوں سے منسوب کرتے ہوئے جب ایک عدد کا حساب لگایا جاتا ہے تو اسے حساب داری نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کاروبار کا خام نفع 10,000 روپے اور فروخت ایک لاکھ روپے ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ فروخت پر خام نفع 10 فی صد $\left[\frac{10,000}{1,00,000}\right]$ ہوا ہے۔ اس نسبت کو خام نفع نسبت کا نام دیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح ذخیرہ کل فروخت نسبت 6 ہو سکتی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ذخیرہ ایک سال میں 6 مرتبہ فروخت میں تبدیل ہوا۔

یہاں اس بات کا بھی مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے کہ حساب داری نسبت سے کوئی تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ اگر مالیاتی گوشواروں کے درمیان سے کوئی حسابی عدد نکالا جاتا ہے تو وہ لازماً ماخوذ اعداد ہوتے ہیں اور ان کی تاثیر بہت حد تک بنیادی اعداد پر منحصر ہوتی ہے جس سے ان کا حساب لگایا گیا تھا۔ لہٰذا اگر مالیاتی گوشوارے میں کچھ غلطیاں شامل ہوتی ہیں تو نسبت تجزیہ کے طور پر حاصل کیے گئے اعداد میں بھی غلطیاں موجود رہیں گی۔ اس کے علاوہ نسبت کا حساب ان اعداد کا استعمال کرتے ہوئے لگانا چاہیے جو بامعنی طور پر تعلق باہمی رکھتے ہوں۔ دو غیر متعلق اعداد کا استعمال کرتے ہوئے لگائے گئے حساب کی نسبت سے کوئی بھی مقصد حل نہیں ہو پائے گا۔ مثلاً اگر کوئی فرنیچر کا کاروبار 1,00,000 روپے کا ہے اور خرید 3,00,000 روپے کی ہوتی ہے، تک فرنیچر کی خرید کی نسبت $\left[3 \; \frac{3,00,000}{1,00,000}\right]$ ہوگی لیکن کیا اس نسبت میں کوئی مطابقت پائی جاتی ہے۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں پہلوؤں کے درمیان کوئی تعلق ہے ہی نہیں۔

5.2 نسبت تجزیہ کا مقصد

نسبت تجزیہ مالیاتی گوشواروں کے ذریعے ظاہر کیے گئے نتائج کی تشریح کا ایک ناگزیر حصہ ہے۔ یہ استعمال کرنے والوں کو فیصلہ کن مالیاتی اطلاعات فراہم کراتے ہیں اور ان علاقوں کی نشاندہی کراتے ہے جہاں جانچ اور چھان بین کی ضرورت ہوتی ہے۔ نسبت تجزیہ ایک تکنیک (طریق کار) ہے جس میں حسابی تعلق کے استعمال سے اعداد و شمار کی مکرر گروہ بندی شامل ہوتی ہے حالانکہ اس کی تشریح ایک پیچیدہ معاملہ ہے۔ اس کے لیے مالیاتی گوشواروں کو تیار کرنے کے لیے بہترین طریقوں اور اصولوں کی بہترین سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ایک مرتبہ انھیں مؤثر طور پر کر لیا جاتا ہے تو اس سے معلومات کا خزانہ فراہم ہوتا ہے جو تجزیہ کاروں کے لیے کافی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

1۔ کاروبار کے ان علاقوں کو جاننا جن پر زیادہ دھیان مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔
2۔ ان امکانی علاقوں کے بارے میں جاننا، جنھیں مطلوبہ سمت میں کوششوں سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔
3۔ کاروبار میں نفع مندی، سیالیت، مقدرت اور کارگزاری کی سطح کا عمیق (گہرا) تجزیہ فراہم کرانا۔
4۔ بہترین صنعتی معیار کی کارگزاری کے تقابل سے متقابل گروہی تجزیہ کرنے کے لیے اطلاعات فراہم کرانا۔
5۔ مستقبل کے تخمینے اور منصوبے بنانے کے لیے مالیاتی گوشواروں سے ماخوذ مفید اطلاعات فراہم کرانا۔

5.3 نسبت تجزیہ کے فوائد

اگر نسبت تجزیہ مناسب ڈھنگ سے کیا جائے تو استعمال کرنے والے کی کارگزاری کو بہتر بناتا ہے جس سے کاروبار کو چلایا جاتا ہے۔ عددی تعلق کاروبار کے مختلف پوشیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اگر ڈھنگ سے تجزیہ کیا جائے تو یہ نسبت کاروبار کے مختلف پیچیدہ حلقوں اور کاروبار کے روشن مقامات (پہلوؤں) کو سمجھانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ پیچیدہ حلقوں کی معلومات انتظامیہ کو مستقبل میں مزید بہتر طریقے سے کام کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ نسبت خود میں وسیلہ نہیں بلکہ وسیلہ کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان کا رول لازمی طور پر اشارتی یا علامتی ہوتا ہے۔ نسبت تجزیہ سے ماخوذ بہت سارے فوائد ہیں جنھیں مختصراً نیچے بیان کیا گیا ہے۔

1۔ فیصلوں کی تاثیر سمجھنے میں مدد کرتے ہیں: نسبت تجزیہ آپ کو یہ سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ کیا کاروباری فرم نے عملی، مالی اور سرمایہ کاری سے متعلق صحیح فیصلے لیے ہیں کہ نہیں۔ اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ انھوں نے کارگزاری بہتر بنانے میں کس حد تک مدد کی ہے۔
2۔ پیچیدہ اعداد و شمار کو سہل بناتے ہیں اور تعلق قائم کرتے ہیں: نسبت تجزیے حسابی اعداد و شمار کو سہل بناتے ہیں اور ان کے درمیان تعلق قائم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ مالی اطلاعات کو مؤثر ڈھنگ سے انصرامی کارگزاری، ادھار اہلیت اور کمائی کی استعداد کا خلاصہ پیش کرنے میں مدد کرتے ہیں۔
3۔ تقابلی تجزیے میں مددگار: نسبتوں کا حساب محض ایک سال کے لیے نہیں لگایا جاتا ہے۔ کئی برسوں کے اعداد و شمار کو پہلو بہ پہلو رکھتے ہیں تو کاروبار میں مرئی رجحان یا میلان کی چھان بین میں کافی حد تک مددگار ہوتے ہیں۔ رجحان کی معلومات کاروبار کے بارے میں منصوبہ بندی کرنے میں مدد کرتی ہے جو کاروبار کا ایک نہایت مفید نمایاں خصوصیت ہے۔

4۔ SWOT تجزیہ کیا جاتا ہے: نسبت تجزیے کاروبار میں آنے والے تغیرات (تبدیلیوں) کی وضاحت کرنے میں کافی حد تک معاون ہوتے ہیں۔ تبدیلی کی اطلاع انتظامیہ کو موجودہ اندیشوں اور مواقع کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنے میں مدد کرتی ہیں اور کاروبار کو اپنا SWOT (قوت، کمزوری، موقع، اندیشہ) کا تجزیہ کرنے لائق بناتی ہیں۔

5۔ حلقۂ سائل کی شناخت: نسبت کسی کاروبار میں حلقہ سائل کی شناخت کرنے کے ساتھ ساتھ کاروبار کے روشن حلقوں کی شناخت اور انھیں اجاگر کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ حلقۂ سائل پر مزید غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ روشن حلقوں کو بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے مزید نکھارنا ضروری ہوتا ہے۔

6۔ متعدد تقابل: نسبت کچھ مخصوص پیمائشی نشانات کے ساتھ موازنہ کرنے میں مدد کرتے ہیں اور اس امر کی بھی تشخیص کرتے ہیں کہ فرم کی کارگزاری بہتر ہے یا نہیں۔ اس مقصد کے لیے کسی کاروبار کی نفع مندی، سیالیت، مقدرت وغیرہ کا موازنہ کیا جاسکتا ہے جیسے مختلف حسابی مدتوں کے درمیان موازنہ (اندرون فرم تقابل/ میعادی سلسلہ بند تجزیہ)، (ii) دیگر کاروباری اداروں کے ساتھ (بین الفرم تقابل (موازنہ) متقابل گروہی تجزیہ) اور (iii) فرم/صنعت کے لیے مقرر میعاد کے ساتھ (یا صنعت) توقعات کے ساتھ تقابل)

5.4 نسبتی تجزیے کی قیود

چونکہ نسبتوں کو مالیاتی گوشواروں سے اخذ کیا جاتا ہے لہٰذا اصلی یا ابتدائی مالیاتی گوشوارے میں کوئی بھی خامی یا کمزوری نسبتی تجزیے سے ماخوذ تجزیہ میں بھی در آئے گی۔ لہٰذا مالیاتی گوشواروں کی قیود بھی نسبتی تجزیے کی قیود بن جاتی ہیں۔ تاہم نسبت کی تشریح کے لیے استعمال کرنے والوں کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ مالیاتی گوشواروں کو تیار کرنے میں کن اصولوں کا اتباع کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان کی نوعیت اور قیود کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔ نسبتی تجزیے کی قیود جو ابتدائی طور پر مالیاتی گوشواروں کی نوعیت کے طور پر آتی ہیں درج ذیل ہیں۔

1۔ حساب داری اعداد وشمار کی قیود: حساب داری اعداد وشمار درستی اور اتمام کا غیر معقول یا غیر مصدقہ تاثر دیتے ہیں۔ حقیقتاً حساب داری اعداد وشمار ''مندرج حقائق، حسابی روایات اور ذاتی فیصلوں کا مجموعی عکس پیش کرتے ہیں اور یہ فیصلے اور روایات نافذ ہوکر انھیں معنوی حیثیت سے متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کاروبار کا نفع ٹھیک ٹھیک اور آخری اعداد وشمار نہیں ہوتے۔ یہ صرف حساب داری پالیسیوں کے استعمال پر منحصر اکاؤنٹینٹ کا محض تصور یا نظریہ ہوتے

ہیں۔ایک فیصلہ کی صحت لازمی طور پر ان لوگوں کی صلاحیت سالمیت اور دیانت داری پر منحصر ہوتی ہے جو انھیں تیار کرتے ہیں اور ان کی وابستگی عام طور پر تسلیم شدہ حساب داری اصولوں اور روایات کے ساتھ ہوتی ہے۔'' لہٰذا مالیاتی گوشوارے مسئلہ کی بالکل صحیح تصویر نہیں پیش کر سکتے اور اس طرح سے نسبت بھی درست تصویر نہیں ظاہر کریں گے۔

2۔ قیمت سطح تبدیلی کو نظر انداز کیا جاتا ہے: مالیاتی حساب داری مستحکم زر پیمائشی اصول پر منحصر ہوتی ہے۔ کنایتاً یہ مانا جاتا ہے کہ ہر سطح پر قیمت میں تبدیلی یا تو کم ترین ہے یا کوئی معنی ہی نہیں رکھتی جب کہ حقیقت مختلف ہے۔ہم عموماً ایک افراطی معیشت میں رہتے ہیں جہاں زر کی قوت میں مسلسل گراوٹ آرہی ہے۔ قیمت کی سطح میں تبدیلی مختلف حسابی برسوں کے مالیاتی گوشواروں کے تجزیے کو بے معنی بنا دیتی ہیں کیوں کہ حسابی مندرجات زر کی قدر میں آنے والی تبدیلی کو نظر انداز کرتے ہیں۔

3۔ صنعتی اور غیر مالیاتی پہلوؤں کو مسترد کرتا ہے: حساب داری عمل کاروبار کے مقداری (زری) پہلوؤں کی معلومات فراہم کراتے ہیں لہٰذا نسبت صرف زری پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں اور پوری طرح سے غیر زری (صنعتی) پہلوؤں کو نظر انداز کرتا ہے۔

4۔ حساب داری عمل میں تفاوت (فرق) اسٹاک کی تشخیص، فرسودگی کا حساب لگانا، غیر مرئی اثاثوں کا عمل، چند مخصوص مالیاتی تفاوت کی تعریف وغیرہ کے لیے مختلف حساب داری پالیسیوں کا استعمال جو کاروبار کے مختلف لین دین کے پہلوؤں کے لیے استعمال ہوتا ہے تفاوت متقابل گروہی تجزیہ پر ایک بڑا سوالیہ نشان لگاتے ہیں۔ چونکہ مختلف کاروباری تنظیموں کے ذریعے استعمال کیے گئے حساب داری عمل میں فرق پایا جاتا ہے اس لیے ایک باضابطہ وجائز تقابل ممکن نہیں ہوتا۔

5۔ قیاس آرائی (پیش گوئی): محض تاریخی تجزیہ پر منحصر مستقبل کے رُخ کے بارے میں پیش گوئی کرنا مناسب نہیں ہے۔مناسب پیش گوئی کے لیے غیر مالیاتی عوامل پر بھی دھیان دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

آیئے اب ہم فی صد نسبت کی پابندیوں کے بارے میں ذکر کریں جس کی مختلف بندشیں یہ ہیں۔

1۔ وسیلہ نہ کہ نتیجہ: نسبت خود میں ایک وسیلہ نہیں ہے بلکہ وسیلہ کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

2۔ مسائل حل کرنے کی اہلیت کی قلت: ان کا رول لازمی طور پر اظہاری اور انتباہ کرنے والا ہے لیکن یہ کسی مسئلہ کا حل مہیا نہیں کراتے۔

3۔ معیاری تعریف کی کمی: نسبت تجزیے میں استعمال کیے جانے والے مختلف تصورات کی معیاری تعریفوں کی کمی پائی جاتی ہے۔مثال کے طور پر اس میں نقد واجبات کی کوئی معیاری تعریف نہیں ہے۔ عام طور پر اس میں تمام رواں واجبات شامل ہوتے ہیں اور کبھی کبھی رواں واجبات کے تحت بینک اوورڈرافٹ شامل نہیں ہوتا ہے۔

4۔ کلی طور پر منظور معیاری سطح کی کمی: کوئی ایسا عالمگیر معیار نہیں ہے جو مثالی نسبت کی سطح کی صراحت کرتا ہو اور اس طرح کی کوئی ایسی معیاری فہرست بھی نہیں ہے جو بالا تفاق قابل قبول ہو اور ہندوستان میں صنعت اوسط بھی دستیاب نہیں ہے۔

5۔ غیر اعداد و شمار منحصر نسبت: غیر مطابق اعداد و شمار کے لیے حساب لگائی گئی نسبت دراصل ایک بے سود مشق ہے۔مثال کے طور پر قرض خواہ 1,00,000 روپے اور فرنیچر 1,00,000 روپے 1:1 کی نسبت ظاہر کرتے ہیں لیکن اس کی کارگزاری اور مقدرت کے ساتھ کوئی مطابقت نہیں ہے۔

لہٰذا نسبتوں کا استعمال مناسب آگہی کے ساتھ ان کی حدود کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے جب کہ ایک تنظیم کی کارگزاری کی تشخیص اور اس کی بہتری کے لیے مستقبل کی حکمت عملی کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہو۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے — I

1 بتائیے مندرجہ ذیل میں سے صحیح یا غلط اقوال کون کون سے ہیں؟

(a) مالیاتی رپورٹنگ کا تنہا مقصد منصرموں کو عملی کاموں کی ترقی کے سلسلے میں ہے۔

(b) مالیاتی گوشواروں میں مہیا کرائے گئے اعداد و شمار کے تجزیے کو مالیاتی گوشوارے کہا جاتا ہے۔

(c) طویل المدت قرض دار فرم کی سود ادائیگی اہلیت اور اصل رقم کی ادائیگی سے سروکار رکھتے ہیں۔

(d) ایک نسبت ہمیشہ ایک عدد کے ذریعے دوسرے عدد کی تقسیم کی خارج قیمت کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

(e) نسبت ایک فرم کی مختلف حساب داری کے نتائج کے ساتھ ساتھ دیگر کاروباری اداروں کی حسابی مدتوں کے تقابل میں مدد کرتی ہے۔

(f) ایک نسبت مقداری اور صنعتی دونوں پہلوؤں کو ظاہر کرتا ہے۔

5.5 نسبتوں کی قسمیں:

نسبتوں کی درجہ بندی دوطرح سے ہوتی ہے۔(1) روایتی درجہ بندی (2) تفاعلی درجہ بندی۔ روایتی درجہ بندی ان مالیاتی گوشواروں پر منحصر ہوتی ہے جو متعلقہ نسبت کا تعین کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس بنیاد پر نسبت کی درج ذیل طور پر درجہ بندی کی گئی ہے:

1۔ آمدنی گوشوارہ نسبت: آمدنی گوشوارے سے دو متغیرات کی تعبیر ایک نسبت کو آمدنی گوشوارہ نسبت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر فروخت کے لیے خام نفع کی نسبت کو خام نفع نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس آمدنی گوشوارے سے دونوں اعداد و شمار کا حساب لگایا جاتا ہے۔

2۔ تختۂ توازن نسبت: اگر اس معاملے میں دونوں متغیرات تختۂ توازن سے ہیں تو اس کی تختۂ توازن نسبت کے طور پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر رواں اثاثے جات کی رواں واجبات کی نسبت کو رواں نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس کا تختۂ توازن سے موصول دونوں اعداد و شمار کا استعمال کر کے حساب لگایا جاتا ہے۔

3۔ مخلوط نسبت: اگر نسبت کا حساب ایک متغیرہ آمدنی گوشوارے سے اور ایک تختۂ توازن سے لے کر کیا جاتا ہے تو اسے مخلوط نسبت کہتے ہیں۔ مثلاً قرض داروں کو ادھار فروخت کی نسبت اور قابل وصول بل جو قرض دار کل فروخت نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے کو ایک عدد آمدنی گوشوارے (ادھار فروخت) اور دوسرا عدد تختۂ توازن سے قرض دار اور قابل وصول بل کا استعمال کر کے حساب لگایا جاتا ہے۔

حالانکہ حساب داری نسبت کا حساب مالیاتی گوشواروں سے حاصل شدہ اعداد و شمار کے ذریعے کیا جاتا ہے لیکن مالیاتی گوشواروں کی بنیاد پر نسبت کی درجہ بندی شاذ و نادر ہی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حساب داری کا بنیادی مقصد مالیاتی کارگزاری (نفع مندی) (مالی حالت و ذہانت کے ساتھ زر کو بڑھانے اور اس کی سرمایہ کاری کی استعداد) کے ساتھ ساتھ مالی حالت میں پیدا تبدیلی (سطحِ عمل، سرگرمی میں تبدیلی کے لیے امکانی وضاحت) پر مناسب روشنی ڈالنا۔ اس طرح سے حاصل کی گئی نسبت کے مقاصد پر منحصر متبادل درجہ بندی (تفاعلی تقسیم) سب سے زیادہ استعمال میں لائی جانے والی ترتیب ہے جو حسب ذیل ہے:

1۔ سیالیت (نقد) نسبت: اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے کاروبار کو نقد فنڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاروبار کی اپنے اسٹیک ہولڈر (ثالث) کو واجب الادا رقم ادا کرنے کی اہلیت کو سیالیت کہتے ہیں اور تخمینہ جاتی نسبت کے ذریعے پیمائش کو ''سیالیت نسبت'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر نوعیت کے اعتبار سے قلیل المدت ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

2۔ مقدرت (ساکھ داری) نسبت: کاروبار کی مقدرت کا تعین اس کے اسٹیک ہولڈرز خصوصاً بیرونی اسٹیک ہولڈرز کے تئیں اس کے معاہدۂ امور واجب کو پورا کرنے کی استطاعت سے ہوتا ہے اور حالت مقدرت کی پیمائش کے لیے تخمینہ جاتی نسبت کو 'مقدرت نسبت' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ لازمی طور پر نوعیت کے اعتبار سے طویل المدت ہوتے ہیں۔

3۔ سرگرمی (یا کل فروخت) نسبت: یہ ان نسبتوں سے متعلق ہیں جنھیں وسائل کے مؤثر اور کارگر استعمال پر منحصر کاروبار کی عملی کارگزاری کی اہلیت کی پیمائش کے لیے لیا جاتا ہے۔ انھیں نسبت کارکردگی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

4۔ نسبت نفع مندی: یہ نسبت کاروبار میں لگے فنڈ (یا اثاثے) یا فروخت سے متعلق نفع کے تجزیے کے واسطے استعمال اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تخمینہ جاتی نسبت کو 'نسبت نفع مندی' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ایلڈر فارماسیوٹیکلز لمیٹڈ

نسبت نفع مندی

	2003–04	2004–05	2005–06
PBDIT/کل آمدنی	14.09	15.60	17.78
خالص نفع/کل آمدنی	6.68	7.19	10.26
نقد بہاؤ/کل آمدنی	7.97	8.64	12.13
خالص مالیت پر حاصل PAT/ خالص مالیت کاروبار میں لگے سرمائے پر حاصل	16.61	10.39	14.68
PBDIT / اوسط کاروبار میں لگا سرمایہ سرگرمی نسبت	15.40	15.33	16.17

سرگرمی نسبت

	2003–04	2004–05	2005–06
قرض دار کل فروخت (ایام)	104	87	80
ذخیرہ کل فروخت (ایام)	98	100	96
کاروباری اصل/کل کاروباری میں لگا سرمایہ	68.84	60.04	51.11
سود/کل آمدنی%	4.48	3.67	3.14

لیوریج اور مالیاتی نسبت

	2003–04	2004–05	2005–06

© NCERT not to be republished

قرض ایکوٹی نسبت	1.45	0.66	0.77
رواں نسبت	3.50	3.72	3.58
فوری (زودِنقد) نسبت	2.45	2.40	2.39
نقد اور مساوی/کل اثاثے (%)	12.76	14.48	7.93
سوداحاطہ	3.15	4.25	4.69
قدرتی اندازی نسبت			
	2003–04	**2004–05**	**2005–06**
فی حصہ کمائی	15.00	12.75	21.16
فی حصہ نقد کمائی	18.78	15.58	24.85
منافع فی حصہ	3.27	2.73	2.66
فی حصہ اندراجاتی مالیت	94.77	124.86	147.62
قیمت/کمائی	8.64	15.03	13.40

5.6 سیالیت (نقد) نسبت

سیالیت نسبت کا حساب کاروبار کی قلیل المدت مقدرت (ادائے قرض کا مقدور) کی علامت کے طور پر کیا جاتا ہے یعنی فرم کی رواں ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی اہلیت جاننے کے لیے انھیں تختۂ توازن میں رواں اثاثے اور رواں واجبات کی رقم کو جاننے کے لیے شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں بینک اوورڈرافٹ، قرض دار، بقایا (اداطلب) اخراجات، ہنڈی، قابل ادائیگی، پیشگی وصول شدہ آمدنی وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ اس زمرے میں شامل دو نسبت ہیں۔ رواں نسبت اور نقد نسبت۔

5.6.1 رواں نسبت

رواں نسبت رواں اثاثوں اور رواں واجبات کا تناسب ہوتا ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طور پر ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

$$\text{رواں نسبت} = \text{رواں اثاثے} : \text{رواں واجبات} \quad \text{یا} \quad \frac{\text{رواں اثاثے}}{\text{رواں واجبات}}$$

رواں اثاثوں میں نقد زیردست، بینک بیلنس، قرض دار، ہنڈی قابل وصول اسٹاک، پیش ادائی اخراجات، حاصل آمدنی اور قلیل المدت سرمایہ کاری (قابل مارکیٹ سیکورٹیز) وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

رواں واجبات میں قرض خواہ، ہنڈی قابل ادائیگی، بقایا اخراجات ٹیکس کے لیے بندوبست، خالص پیشگی ٹیکس کا اہتمام، بینک اوورڈرافٹ، قلیل المدت قرض، پیشگی حاصل شدہ آمدنی وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

مثال 1

مندرجہ ذیل اطلاع سے رواں نسبت کا حساب لگائیے۔

	روپے		روپے
اسٹاک	50,000	نقد	30,000
قرض دار	40,000	قرض خواہ	60,000
ہنڈی قابل وصول	10,000	ہنڈی قابل ادائیگی	40,000
پیشگی ٹیکس	4,000	بینک اوورڈرافٹ	4,000

حل

رواں اثاثے = 50,000+40,000+10,000+4,000+3,000=1,34,000 روپے

رواں واجبات = 60,000+40,000+4,000=1,04,000 روپے

رواں نسبت = 1,34,000 روپے :1,04,000 روپے =1.29:1

اہمیت: یہ ایک درجۂ پیمائش فراہم کرتا ہے کہ کون سے رواں اثاثے کن واجبات کا احاطہ کرتے ہیں۔ رواں واجبات کے اوپر رواں اثاثوں کی زیادتی رواں اثاثوں اور فنڈ کی روانی (بہاؤ) کی وصولیابی میں عدم یقینی صورت حال کے برخلاف گنجائش پیمانۂ تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہ نسبت مناسب ہونا چاہیے۔ یہ نہ تو بہت زیادہ ہی ہو اور نہ بہت کم۔ دونوں ہی صورتیں اپنے ذاتی نقصانات رکھتی ہیں۔ ایک بہت زیادہ اونچی نسبت سے مراد رواں اثاثوں میں بھاری بھرکم سرمایہ کاری ہے جو اچھی علامت نہیں ہے کیوں کہ اس سے وسائل کا کم استعمال یا غلط استعمال ظاہر ہوتا ہے۔ ایک کم نسبت کاروبار کے لیے خطرہ کی علامت ہے اور اسے خطرہ برداشت کرنے کی حالت میں پہنچاتا ہے جہاں وہ اس لائق نہیں ہوگا کہ اپنے قلیل المدت قرضوں کی ادائیگی کر سکے۔ عام طور پر یہ نسبت 2:1 مانا جاتا ہے۔

5.6.2 زودنقد (فوری) نسبت

یہ رواں واجبات پر فوری (نقد) ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

$$\text{زودنقد نسبت} = \text{رواں واجبات یا}\ \frac{\text{نقد اثاثے}}{\text{رواں واجبات}}$$

© NCERT not to be republished

زودنقد اثاثوں کی ان اثاثوں کے طور پر تعریف کی گئی ہے جو فوری طور پر نقد میں تبدیل ہونے کے قابل ہوتے ہیں۔ جب ہم زودنقد اثاثوں کا حساب لگاتے ہیں تب ہم اسٹاک اور رواں اثاثوں میں سے ادائے پیشگی اخراجات کو کم کر دیتے ہیں کیونکہ غیر نقد رواں اثاثے کے علاوہ اسے کاروبار کی حالت سیالیت (نقد پوزیشن) کی پیمائش کی شکل میں رواں نسبت کے مقابلے بہتر مانا جاتا ہے۔ اس کا کاروبار کی حالت سیالیت پر اضافی جانچ کے مقصد سے حساب لگایا جاتا ہے۔ اس لیے اسے فوری جانچ کا تناسب بھی کہا جاتا ہے۔

مثال2

مثال 1 میں دی گئی اطلاع کی بنیاد پر زودنقد نسبت کا حساب لگائیے۔

حل

فوری اثاثے	=	اسٹاک۔ پیشگی ٹیکس
فوری اثاثے	=	1,34,000 روپے-(50,000روپے+4,000روپے)=80,000روپے
رواں واجبات	=	1,04,000 روپے
زودنقد (فوری) نسبت	=	فوری اثاثے: رواں واجبات
	=	80,000روپے :1,04,000 روپے
	=	1:.7

اہمیت: یہ تناسب کاروبار کو بغیر کسی بہاؤ کے اس کی قلیل المدت واجبات کو پورا کرنے کا پیمانہ اہلیت مہیا کراتا ہے۔ عموماً یہ مانا گیا ہے کہ تحفظ کے لیے 1:1 کی نسبت ہونی چاہیے کیوں کہ غیر ضروری طور پر کم تناسب خطرناک ہوتا ہے اور اونچی نسبت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کم نفع والی قلیل المدت سرمایہ کاری میں بہ صورت دیگر وسائل کا پھیلاؤ یا صف بندی ہوئی ہے۔

مثال3

مندرجہ ذیل اطلاعات سے نقد نسبت کا حساب لگائیے۔

رواں واجبات	50,000روپے
رواں اثاثے	80,000روپے
اسٹاک	25,000روپے
پیش ادائی اخراجات	5,000روپے

© NCERT not to be republished

حل

نقد اثاثے	=	رواں اثاثے-اختتامی اسٹاک-پیش ادائی اخراجات
	=	80,000روپے-25,000روپے-5,000روپے=50,000روپے
نقد نسبت	=	نقد اثاثے:رواں واجبات
	=	50,000روپے:50,000روپے=1:1

مثال4

X لمیٹڈ کا رواں نسبت 3.5:1 ہے اور زود نقد نسبت 2:1 ہے۔اگر رواں اثاثوں پر فوری نسبت اسٹاک کے ذریعے نمائندگی 24.000 روپے ہے تو رواں اثاثوں اور رواں واجبات کا حساب لگائیے۔

حل

رواں نسبت	=	3.5:1
فوری نسبت	=	2:1
اگر رواں واجبات ہیں	=	x
رواں اثاثے	=	3.5x
فوری نسبت	=	2x
اسٹاک	=	رواں اثاثے-فوری اثاثے
24,000	=	2x–3.5x
24,000	=	1.5x
X	=	16,000روپے
رواں اثاثے	=	3.5 × 16,000 = 3.5 روپے= 56,000روپے

تصدیق/جانچ:

رواں نسبت	=	رواں نسبت:رواں واجبات = 3.5:1
		56,000روپے:16,000 روپے
	=	3.5:1

© NCERT not to be republished

فوری نسبت	=	فوری اثاثے-رواں واجبات
	=	32,000روپے :16,000 روپے
	=	2:1

مثال5

مندرجہ ذیل اطلاع سے رواں نسبت کا حساب لگائیے۔

کل اثاثے	3,00,000روپے	قائم اثاثے	1,60,000
طویل المدت واجبات	80,000روپے	سرمایہ کاری	1,00,000
حصہ داروں کا فنڈ	2,00,000روپے	فرضی اثاثے	صفر

حل

کل اثاثے	=	قائم اثاثے + سرمایہ کاری + رواں اثاثے
3,00,000روپے	=	1,60,000 روپے+ 1,00,000 روپے + رواں اثاثے
رواں اثاثے	=	3,00,000روپے –2,60,000روپے =40,000روپے
کل اثاثے	=	کل واجبات[بشمول سرمایہ(اصل)]
	=	حصہ داروں کا فنڈ+طویل المدت واجبات+رواں واجبات
3,00,000روپے	=	2,00,000روپے+80,000روپے+رواں واجبات
رواں واجبات	=	3,00,000روپے –2,80,000روپے =20,000روپے
رواں نسبت	=	رواں اثاثے: رواں واجبات
	=	40,000روپے :20,000روپے =2:1

© NCERT not to be republished

آپ اسے خود کیجیے

1۔ رواں نسبت = 4.5:1 فوری نسبت = 3:1 ذخیرہ 36,000 روپے۔ رواں اثاثے اور رواں واجبات کا حساب لگائیے۔

2۔ کسی کمپنی کے رواں واجبات 5,60,000 روپے ہیں۔ رواں نسبت 5:2 اور فوری نسبت 2:1 ہے۔ آپ اسٹاک کی قیمت کا پتہ لگائیے۔

3۔ کسی کمپنی کے رواں اثاثے 5,00,000 روپے ہیں، رواں نسبت 1:5.2 اور فوری نسبت 1:1 ہے۔ رواں واجبات، نقد اثاثے اور اسٹاک کی قدر کا حساب لگائیے۔

مثال 6

رواں نسبت 2:1 ہے۔ وجوہات بتا کر وضاحت کریں کہ مندرجہ ذیل میں سے کون سے تبادلہ میں بہتری یا کمی آئے گی اور رواں نسبت کو تبدیل نہیں کرے گی۔

(a) رواں واجبات کی مکرر ادائیگی۔

(b) ادھار مال کی خریداری۔

(c) ایک دفتری ٹائپ رائٹر کی فروخت 3,000 روپے (اندراجاتی قیمت 4,000 روپے) محض۔

(d) مرکنڈائیز مال کی فروخت 11,000 جب کہ لاگت 10,000 روپے۔

(e) منافع کی ادائیگی۔

حل

نسبت میں تبدیلی اصل نسبت پر منحصر ہے۔ آیئے مان لیتے ہیں کہ رواں اثاثے 50,000 روپے ہیں اور رواں واجبات 25,000 روپے اور ایسے ہی رواں نسبت بھی 2:1 ہے۔ ان ہم رواں نسبت کا دے گئے لین دین پر پڑنے والے اثر کا تجزیہ کریں گے۔

(a) فرض کیجیے قرض داروں کی 10,000 روپے کی ادائیگی بذریعہ چیک کی گئی۔ اس سے رواں اثاثے کم ہو کر 40,000 روپے اور رواں واجبات 15,000 روپے رہ جائیں گے۔ اب نئی نسبت 2.67، 40,000 روپے / 15,000 روپے لہٰذا اس میں بہتری آئی ہے۔

(b) فرض کیجیے 10,000 روپے کا سامان ادھار خریدا گیا۔ یہ رواں اثاثوں میں اضافہ کر کے 60,000 روپے کر دے گا اور رواں واجبات 35,000 روپے ہو جائیں گے۔ اب نئی نسبت 1.71 (60,000 روپے/35,000) ہو گی۔ لہٰذا اس میں کمی واقع ہوئی۔

© NCERT not to be republished

(c) ٹائپ رائٹر کی فروخت کی وجہ سے (قائم اثاثے) رواں اثاثوں میں 53,000 روپیے تک اضافہ ہوگا اور رواں واجبات میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوگی۔ نئی نسبت 2.12 (53,000 روپیے/25,000 روپیے) ہوگی لہٰذا اس میں بہتری آئی ہے۔

(d) اس تبادلہ سے اسٹاک میں 10,000 روپیے کی کمی واقع ہوگی اور نقد میں 11,000 روپیے کا اضافہ ہوگا۔ اس طرح رواں اثاثے، رواں واجبات میں کسی تبدیلی کے بغیر 1,000 روپیے کا اضافہ ہوگا۔ اس طرح سے نئی نسبت 2.04 (51,000 روپیے/25,000 روپیے) ہوگی۔ لہٰذا اس میں بہتری آئی ہے۔

(e) فرض کیجیے 5,000 روپیے منافع کے طور پر دے گئے۔ اس سے رواں اثاثے کم ہو کر 45,000 روپیے ہو جائیں گے اور رواں واجبات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ اب نئی نسبت 1.8 (45,000 روپیے /25,000 روپیے) ہوگی۔ اس طرح اس میں کمی واقع ہوئی ہے۔

5.7 مقدرت (ساکھ داری) نسبت (Solvency Ratio)

وہ لوگ جو کاروبار میں پیشگی رقم قلیل مدت کے لیے لگاتے ہیں انھیں وقفہ داری سود کی ادائیگی کے تحفظ میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ مدت قرض کے اختتام پر اصل رقم کی مکرر ادائیگی کی فکر لاحق رہتی ہے۔ مقدرت نسبت کا حساب کاروبار میں طویل المدت قرض ادا کرنے کی اہلیت متعین کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ کاروبار کی مقدرت کا جائزہ لینے کے لیے عموماً مندرجہ ذیل نسبتوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

1۔ قرض ایکوٹی نسبت

2۔ قرض نسبت

3۔ مالکانہ نسبت

4۔ کل اثاثے نسبت برائے قرض

5۔ سود احاطہ نسبت

5.7.1 قرض ایکوٹی نسبت

قرض ایکوٹی نسبت طویل المدت قرض اور ایکوٹی کے درمیان تعلق کی پیمائش کرتا ہے۔ اگر کل طویل المدت فنڈ کے اجزا قرض چھوٹے ہیں تو باہر کے لوگ زیادہ تحفظ محسوس کرتے ہیں۔ تحفظ کے نقطۂ نظر سے زیادہ ایکوٹی اور کم قرض کا سرمایہ ڈھانچہ موافق مانا جاتا ہے۔ اگر قرض ایکوٹی نسبت 1:2 کا ہے تو اس کا تخمینہ مندرجہ ذیل طور پر لگایا جاتا ہے۔

قرض ایکوٹی نسبت =طویل المدت قرض/ حصہ داروں کا فنڈ   یا $\frac{\text{طویل المدت}}{\text{حصہ داروں کا فنڈ}}$

یہاں حصہ داروں کا فنڈ = ایکوٹی حصہ سرمایہ+محفوظات وفاصلات-فرضی اثاثے +ترجیحی حصہ سرمایہ

متبادل طور پر اسے غیر فرضی کل اثاثے- کل خارجی واجبات کے طور پر بھی اس کا تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔

طویل المدت فنڈ = ڈبنچر ز+طویل المدت قرض

اہمیت: یہ نسبت کسی کاروباری ادارے کی بساط مقروضیت کی پیمائش کرتی ہے اور طویل المدت قرض کے تحفظ کی حد کے تحت ایک اندازہ فراہم کرتی ہے جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا جاچکا ہے کہ ایک معمولی قرض ایکوٹی نسبت زیادہ تحفظ ظاہر کرتا ہے جب کہ دوسری طرف ایک بلند نسبت خطرناک تصور کیا جاتا ہے اور پریشانی پیدا کرسکتا ہے۔حالانکہ مالکانہ نظریے سے ایکوٹی پر قرض کی ٹریڈنگ کا زیادہ استعمال اس کی بلند حاصلات کی یقین دہانی کراسکتا ہے۔اگر کاروبار میں لگے ہوئے سرمایے کی حاصل شرح دیے جانے والے سود سے زیادہ ہوتو اسے خطرناک مانا جاتا ہے۔بعض کاروباروں کے سوا جیسے متعین نسبت 2:1 تک محدود ہے لہٰذا اس نسبت کو لیوریج نسبت کی اصطلاح سے بھی نوازا جاتا ہے۔

مثال 7

مندرجہ ذیل اصطلاحات سے قرض ایکوٹی نسبت کا تخمینہ لگائیے۔

کل باہری واجبات 5,00,000 روپے۔تختۂ توازن کا میزان 10,10,000 روپے

رواں واجبات 1,00,000 روپے ۔قرضی اثاثے 10,000 روپے

حل

طویل المدت قرض	=	کل باہری واجبات–رواں واجبات
	=	5,00,000 روپے–1,00,000 روپے =4,00,000 روپے
کل غیر قرضی اثاثے	=	کل اثاثے- قرضی اثاثے
	=	10,10,000 روپے–10,000 روپے =10,00,000 روپے

© NCERT not to be republished

حصہ داروں کا فنڈ = کل غیر قرضی اثاثے - کل واجبات

= 10,00,000 روپے –5,00,000 روپے =5,00,000 روپے

قرض ایکوٹی نسبت = 4,00,000 روپے –5,00,000 روپے =4:5

5.7.2 قرض نسبت

قرض نسبت طویل المدت قرض کے لیے کل باہری واندرونی (کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ اور خالص اثاثے) فنڈ کی نسبت سے متعلق ہوتا ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طریقے سے شمار کیا جاتا ہے۔

طویل المدت قرض/کاروبار میں لگا سرمایہ (یا خالص اثاثے)

کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ طویل المدت قرض+حصہ داروں کے فنڈ کے برابر ہوتا ہے۔ بصورت دیگر اسے خالص اثاثوں کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔ جو کل غیر قرضی اثاثے-رواں واجبات کے برابر ہوتا ہے۔ مثال نمبر 7 سے لیے گئے اعداد و شمار سے کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ 4,00,000+5,00,000 روپے =9,00,000 ہے ٹھیک ویسے ہی خالص اثاثے 10,00,000 روپے– 1,00,000 روپے =9,00,000 روپے اور قرض نسبت 4,00,000 روپے–9,00,000 روپے =0.444 ہے۔

اہمیت: قرض ایکوٹی نسبت کی طرح یہ کاروبار میں لگے ہوئے سرمایے میں طول المدت قرض کے تناسب کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے معاملے میں قرض نسبت نصف سے کم جو قرض اور قرض کے مناسب تحفظ کے ذریعے ہو مناسب فنڈنگ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ قرض نسبت کا کل اثاثوں کے تعلق سے بھی تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے معاملے میں عموماً یہ کل اثاثوں کے کل قرض کی نسبت کی جانب رجوع کرتا ہے (طویل المدت قرض+رواں واجبات) یعنی قائم اور رواں اثاثوں کا کل میزان (یا حصہ داروں کا فنڈ+طویل المدت قرض+رواں واجبات) اس کو درج ذیل طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔

قرض نسبت = کل قرض / کل اثاثے

5.7.3 مالکانہ نسبت

مالکانہ نسبت مالکان (حصہ داروں) کے فنڈ اور خالص اثاثوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے اور اس کا مندرجہ ذیل طور پر تخمینہ لگایا جاتا ہے:

مالکانہ نسبت =حصہ داروں کا سرمایہ/کاروبار میں ملوث سرمایہ (خالص اثاثے) جو مثال 7 کی بنیاد پر ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل طریقہ

© NCERT not to be republished

سے کام کریں گے 5,00,000 روپے/9,00,000 روپے = 0.556

اہمیت: اثاثوں کی فراہمی میں حصہ داروں کے فنڈ کا بلند تناسب ایک مثبت خصوصیت ہے کیوں کہ یہ قرض خواہوں کو تحفظ فراہم کراتا ہے۔ اس نسبت کا کل اثاثوں کے تعلق سے خالص اثاثوں (کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ) کی رہنمائی میں حساب لگایا جاسکتا ہے۔ اس پر بھی توجہ دی جاسکتی ہے کہ کل قرض نسبت اور مالکانہ نسبت کا کل میزان 1 کے برابر ہوگا۔ مثال نمبر 7 کے اعداد و شمار کی بنیاد پر اس نسبت کو حل کریں جس میں قرض نسبت 0.444 اور مالکانہ نسبت 0.556 اور دونوں کا میزان 0.444 + 0.556 = 1 ہے۔ اگر فی صد کی شکل میں اسے ظاہر کیا جائے تو یہ قرض کے ذریعے فنڈ کے ملوث سرمایہ (کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ) کا 44% اور مالک کے فنڈ کے ذریعے 56% بنتا ہے۔

مثال 8

کسی کمپنی کے مندرجہ ذیل تختۂ توازن سے قرض ایکوٹی نسبت حل کیجیے۔

تختۂ توازن

	روپے		روپے
ترجیحی حصہ سرمایہ	2,00,000	پلانٹ و مشینری	5,00,000
ایکوٹی حصہ سرمایہ	8,00,000	زمین و عمارت	4,00,000
محفوظات	1,10,000	موٹر کار	1,50,000
ڈبنچرز	1,50,000	فرنیچر	50,000
رواں واجبات	1,40,000	اسٹاک	1,00,000
		قرض دار	90,000
		نقد و بینک	1,00,000
		اجرا حصص پر بٹہ	10,000
	14,00,000		**14,00,000**

حل

اس نسبت کو مناسب طور پر سمجھنے کے لیے تختۂ توازن کو نیچے دی گئی عمودی شکل میں مکرر تشکیل دیا گیا ہے۔

تختۂ توازن

فنڈ کے ذرائع:

حصہ داروں کا سرمایہ:

© NCERT not to be republished

ترجیحی حصہ سرمایہ	2,00,000روپے	
ایکوٹی حصہ سرمایہ	8,00,000روپے	
محفوظات	1,10,000روپے	
اجرا حصص پر بٹہ	(10,000)روپے	11,00,000روپے
طویل المدت قرض		
ڈبنچرز	1,50,000روپے	1,50,000روپے
ملوث (کاروبار میں لگا ہوا) سرمایہ:		12,50,000روپے
فنڈز کا استعمال:		
قائم اثاثے:		
پلانٹ ومشینری	5,00,000روپے	
زمین وعمارت	4,00,000روپے	
موٹر کار	1,50,000روپے	
فرنیچر	50,000روپے	11,00,000روپے
کل قائم اثاثے:		
رواں اثاثے:		
اسٹاک	1,00,000روپے	
قرض دار	90,000روپے	
نقد و بینک میں	1,00,000روپے	
کل رواں اثاثے:	2,90,000روپے	
منہا کیا رواں واجبات:	1,40,000روپے	
خالص رواں اثاثے		1,50,000روپے
فنڈ کا کل استعمال (خالص اثاثے)		12,50,000روپے

قرض ایکوٹی نسبت = طویل المدت قرض/ایکوٹی

قرض نسبت = طویل المدت قرض/ملوث سرمایہ

مالکانہ نسبت = حصہ داروں کا فنڈ/ملوث سرمایہ

© NCERT not to be republished

قرض ایکوٹی نسبت	=	1,50,000 روپے/11,00,000 روپے =0.136
قرض سے کل فنڈ نسبت	=	1,50,000 روپے/12,50,000 روپے =0.12
مالکانہ نسبت	=	11,00,000 روپے/12,50,000 روپے =0.88

اگر قرض نسبت اور مالکانہ نسبت (13,90,000 روپے) پر منحصر ہے تو انھیں مندرجہ ذیل طریقے پر حل کیا جائے گا۔

قرض نسبت	=	کل قرض/کل اثاثے
	=	2,90,000 روپے/13,90,000 روپے =0.209
مالکانہ نسبت	=	حصہ داروں کا فنڈ/کل اثاثے
	=	11,00,000 روپے/13,90,000 روپے =0.791

5.7.4 کل اثاثوں پر قرض نسبت

یہ نسبت اثاثوں کے ذریعے طویل المدت قرض کے احاطہ کرنے کی حد کی پیمائش کرتی ہے۔ اسے درج ذیل طریقے سے حل کیا جاتا ہے۔

قرض نسبت کے لیے کل اثاثے =کل اثاثے/طویل المدت قرض

مثال 8 کے اعداد وشمار کی نسبت کو درج ذیل طور پر نکالا جا سکتا ہے:

13,90,000 روپے/1,50,000 روپے =9.27 گنا

اونچی نسبت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اثاثوں میں مخصوصاً مالکان کے فنڈ سے سرمایہ لگایا گیا ہے اور طویل المدت قرض مناسب طور پر اثاثوں کے ذریعے محفوظ ہے۔

اس نسبت کا تخمینہ لگانے کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے کہ کل اثاثوں کی بہ نسبت خالص اثاثوں (ملوث سرمایہ) کو لیا جائے۔ یہ مشاہدہ کیا جائے گا کہ ایسے معاملے میں نسبت قرض نسبت کا بالمقابل ہوگا۔

اہمیت: یہ نسبت بنیادی طور پر اثاثوں کو مالیانے کے لیے باہری فنڈ کی درکی جانب اشارہ کرتی ہے اور ان کے قرضوں کی حدِ احاطگی کو اثاثوں کے ذریعے محفوظ کرتی ہے۔

مثال 9

مندرجہ ذیل اطلاعات کی بنیاد پر قرض ایکوٹی نسبت، قرض نسبت، مالکانہ نسبت اور کل اثاثوں پر قرض نسبت کا شمار کیجیے۔

© NCERT not to be republished

31 دسمبر 2005 کو تختۂ توازن

ترجیحی حصہ سرمایہ	1,00,000 روپے	قائم اثاثے	4,00,000 روپے
ایکوٹی حصہ سرمایہ	3,00,000 روپے	سرمایہ کاری	1,00,000 روپے
محفوظات اور فاضلات	1,10,000 روپے	رواں اثاثے	2,00,000 روپے
محفوظ قرض	1,50,000 روپے	ابتدائی اخراجات	10,000 روپے
رواں واجبات	50,000 روپے		
	7,10,000		7,10,000

حل

کل اثاثے = قائم اثاثے + سرمایہ کاری + رواں اثاثے

= 4,00,000 روپے + 1,00,000 روپے + 2,00,000 روپے

= 7,00,000 روپے

خالص اثاثے = کل غیر قرضی اثاثے - رواں واجبات

= 7,00,000 روپے - 50,000 روپے = 6,50,000 روپے

حصہ داروں کے فنڈ = ترجیحی حصص + ایکوٹی حصص

+ محفوظات و فاضلات - ابتدائی اخراجات

= 1,00,000 روپے + 3,00,000 روپے + 1,10,000 روپے

- 10,000 روپے = 5,00,000 روپے

قرض ایکوٹی نسبت = 1,50,000 روپے / 5,00,000 روپے = 0.3

قرض نسبت = 1,50,000 / 6,50,000 = 0.23

طویل المدت قرض = 1,50,000 روپے

مالکانہ نسبت = 5,00,000 / 6,50,000 روپے = 0.77

قرض نسبت کے لیے کل اثاثے = 7,00,000 روپے / 1,50,000 روپے = 4.67

= 1.25

مثال10

ایکس لمیٹڈ کی ایکوٹی نسبت 1:2 ہے۔مندرجہ ذیل میں سے قرض ایکوٹی نسبت میں کون سا بڑھے گا یا کم ہوگا یا تبدیل نہیں ہوگا ؟

(i) ایکوٹی حصص کے اگے اجرا پر

(ii) قرض داروں سے نقد وصولیابی پر

(iii) ڈبنچرز کی بازادائیگی پر

(iv) ادھار مال کی خریداری پر

حل

نسبت میں تبدیلی ابتدائی (بنیادی) نسبت پر منحصر ہوتی ہے۔اگر ہم فرض کرلیں کہ بیرونی فنڈ 5,00,000 روپیے ہے اور داخلی فنڈ 10,00,000 روپیے ہے۔اس سے قرض ایکوٹی نسبت 1:2 ظاہر ہوتی ہے۔اب ہم قرض ایکوٹی نسبت پر دیے گئے تبادلہ کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

(a) فرض کیجیے کہ 1,00,000 روپیے کی قیمت کے ایکوٹی حصص جاری کیے گئے۔اس سے داخلی فنڈ میں اضافہ ہوگا اور وہ 11,00,000 روپیے بن جائیں گے۔اب نئی نسبت 11:5 (11,00,000/5,00,000 ہوگی) لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ ایکوٹی حصص کا اگلا اجرا قرض ایکوٹی نسبت کو کم کرتا ہے۔

(b) قرض داروں سے موصول نقد رقم بیرونی و داخلی فنڈ کو غیر تبدیل چھوڑ دے گی کیونکہ یہ صرف رواں اثاثوں کو ہی متاثر کرے گا لہٰذا قرض ایکوٹی نسبت پہلے جیسی ہی غیر تبدیل شدہ رہے گی۔

(c) اس سے بھی نسبت غیر تبدیل شدہ رہے گی۔

(d) فرض کیجیے کہ 1,00,000 روپیے کے ڈبنچر کی بازادائیگی کی گئی۔اس سے طویل المدت قرض 4,00,000 روپیے کم ہوجائے گا۔اب نئی نسبت 10:4 (10,00,000/4,00,000) ہوگی۔لہٰذا ڈبنچرز کا کوئی بھی نیاری ڈم ٹائم قرض ایکوٹی نسبت کو کم کردے گا۔

(e) اس سے بھی نسبت غیر متبدل رہے گی۔

5.7.5 سود احاطگی نسبت

یہ وہ نسبت ہے جو کافی حد تک قرض پر سود کی خدمات سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ طویل المدت قرض پر سود کے تحفظ کا پیمانہ ہے۔ یہ سود کی ادائیگی کے لیے دستیاب نفع اور قابل ادائیگی سود کی رقم کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا حساب مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے:

سود احاطگی نسبت = سود اور ٹیکس سے قبل خالص نفع / طویل المدت قرض پر سود

اہمیت: یہ سود کے لیے دستیاب نفع کے ذریعے طویل المدت قرض پر کئی مرتبہ سود کے احاطے کے بارے میں انکشاف کرتا ہے۔ ایک اونچی نسبت سود کی ادائیگی کے تحفظ کی یقین دہانی کراتی ہے اور یہ حصہ داروں کے لیے فاضلات کی دستیابی کی بھی نشاندہی کراتی ہے۔

مثال 11

مندرجہ ذیل تفصیلات سے سود احاطگی نسبت کا حساب لگائیے:

ٹیکس کے بعد خالص نفع 60,000 روپے 15% طویل المدت قرض 10,00,000 روپے اور شرح ٹیکس 40%

حل

خالص نفع ٹیکس کے بعد = 60,000 روپے

شرح ٹیکس = 40%

خالص نفع ٹیکس سے قبل = خالص نفع ٹیکس کے بعد*100 / (100-شرح ٹیکس)

= (40-100)/ 100، 60,000*

= 1,00,000 روپے

طویل المدت قرض پر سود = 15% 10,00,000 روپے = 1,50,000 روپے

سود اور ٹیکس سے قبل خالص نفع = خالص نفع ٹیکس سے قبل + سود

= 1,00,000 روپے + 1,50,000 روپے = 2,50,000 روپے

سود احاطگی نسبت = خالص نفع سود اور ٹیکس سے قبل / طویل المدت قرض پر سود

= 2,50,000 روپے / 1,50,000 روپے

= 1.67 گنا (مرتبہ)

© NCERT not to be republished

5.8 سرگرمی (یا کُل فروخت) نسبت

کل فروخت نسبت بنیادی طور پر زیادہ فروخت یا کل فروخت کے لیے کاروبار کی استطاعت کو سرگرمی کی سطح کے متعلق آشکار کرتی ہے۔ سرگرمی نسبت ظاہر کرتی ہے کہ اثاثے کتنی مرتبہ کاروبار میں ملوث رہے اور اس مقصد کے لیے اثاثوں کا کوئی عنصر یا حصہ ایک حسابی وقفہ کے دوران فروخت میں تبدیل ہوا ہے۔ اونچی کل فروخت نسبت کا مطلب اثاثوں کا بہتر استعمال ہوتا ہے جو اچھی کارگزاری اور بہتر نفع مندی ظاہر کرتی ہے۔ اس زمرے میں آنے والی چند اہم سرگرمی تناسب مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اسٹاک کل فروخت (الٹ پھیر)

2۔ قرض دار (قابل وصول) کل فروخت (الٹ پھیر)

3۔ قرض خواہ (قابل ادائیگی) کل فروخت (الٹ پھیر)

4۔ سرمایہ کاری (خالص اثاثے کل فروخت (الٹ پھیر)

5۔ قائم اثاثے کل فروخت (الٹ پھیر)

6۔ کاروباری اصل کل فروخت (الٹ پھیر)

5.8.1 اسٹاک (یا ذخیرہ مال) کل فروخت نسبت

اسٹاک کل فروخت نسبت اس بات کا تعین کرتی ہے کہ حساب داری مدت کے دوران کتنی مرتبہ اسٹاک فروخت میں تبدیل ہوا۔ یہ نسبت فروخت کیے گئے مال کی لاگت اور مال کے جو اسٹاک کے درمیان تعلق ظاہر کرتا ہے۔ اسے حل کرنے کا فارمولا مندرجہ ذیل ہے۔

اسٹاک کل فروخت نسبت = فروخت شدہ مال کی لاگت/ اوسط اسٹاک

جہاں اوسط اسٹاک ابتدائی اور اختتامی اسٹاک کے حساب دانی اوسط کی جانب اشارہ کرتا ہے اور فروخت شدہ مال کی لاگت کا مطلب فروخت کی رقم میں سے کم کی گئی خام نفع کی رقم سے ہے۔

اہمیت: یہ نسبت تیار شدہ مال کے اسٹاک کا فروخت میں تبدیلی کا بار ہا پیش آنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ سیالیت کی پیائش بھی کرتی ہے۔ یہ ایک سال کے دوران کئی بار خریدے یا بدلے گئے اسٹاک کا تعین کرتی ہے معمولی یا ادنیٰ اسٹاک کل فروخت غیر مروج اسٹاک یا غلط خریداری وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو خطرہ کی علامت ہے۔ بلند کل فروخت اچھی علامت ہے لیکن اس کی تشریح دھیان سے کرنی چاہیے کیوں کہ یہ بلند نسبت کم مقدار میں مال کی خریداری یا نقد رقم حاصل کرنے کے لیے کم قیمت پر مال فروخت کرنے کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا یہ مال کے اسٹاک کے استعمال پر روشنی ڈالتی ہے۔

© NCERT not to be republished

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—II

(i) نسبت کے مندرجہ ذیل گروپ بنیادی طور پر خطرہ کی پیمائش کرتے ہیں۔

A۔ سیالیت، سرگرمی اور نفع مندی

B۔ سیالیت، سرگرمی اور عام اسٹاک

C۔ سیالیت، سرگرمی اور قرض

D۔ سرگرمی، قرض اور نفع مندی

(ii) ـــــ نسبت بنیادی طور پر واپسی (حاصل) کی پیمائش کرتی ہے۔

A۔ سیالیت

B۔ سرگرمی

C۔ قرض

D۔ نفع مندی

(iii) ایک کاروباری فرم کی ـــــ کی پیمائش اس کی قلیل المدت واجبات کی ادائیگی کی اہلیت سے کی جاتی ہے۔

A۔ سرگرمی

B۔ سیالیت

C۔ قرض

D۔ نفع مندی

(iv) ـــــ نسبت مختلف کھاتوں کی فروخت یا نقد میں تبدیل ہونے کی رفتار کا پیمانہ ہوتی ہیں۔

A۔ سرگرمی

B۔ سیالیت

C۔ قرض

D۔ نفع مندی

(v) سیالیت کے دو بنیادی پیمانے ـــــ ہوتے ہیں۔

A۔ ذخیرہ کل فروخت اور رواں نسبت

B۔ رواں نسبت اور نقد نسبت

C۔ خام نفع گنجائش اور تعمیلی نسبت

D۔ رواں نسبت اور اوسط جمع مدت

(vi) سیالیت (نقد) کا پیمانہ ہوتا ہے جو —— کو خارج کر دیتا ہے عام طور پر کم ترین نقد اثاثے۔

A۔ رواں نسبت، کھاتہ قرض دار

B۔ نقد نسبت، کھاتہ قرض دار

C۔ رواں نسبت، ذخیرہ

D۔ نقد نسبت، ذخیرہ

مثال 12

مندرجہ ذیل اطلاع سے اسٹاک کل فروخت نسبت حل کیجیے۔

ابتدائی اسٹاک	18,000 روپے	مزدوری	14,000 روپے
اختتامی اسٹاک	22,000 روپے	فروخت	80,000 روپے
خریداریاں	46,000 روپے	داخلی بار برداری	4,000 روپے

حل

اسٹاک کل فروخت نسبت = فروخت شدہ مال کی لاگت/ اوسط اسٹاک

فروخت شدہ مال کی لاگت = ابتدائی اسٹاک+خریداریاں–اختتامی اسٹاک بلاواسطہ اخراجات

= 18,000 روپے+46,000 روپے–22,000 روپے

+(14,000 روپے+4,000 روپے)

= 60,000 روپے

اوسط اسٹاک = (ابتدائی اسٹاک+اختتامی اسٹاک)/2

= (18,000 روپے+22,000)/2 = 20,000 روپے

اسٹاک کل فروخت نسبت = 60,000 روپے/20,000 روپے

= 3 گُنا

© NCERT not to be republished

مثال13

مندرجہ ذیل اطلاع سے اسٹاک کل فروخت نسبت کا تخمینہ لگائیے۔

فروخت:4,00,000 روپے، اوسط اسٹاک:55,000 روپے، خالص نقصان نسبت:10%

حل

فروخت = 4,00,000 روپے

خام نقصان = 4,00,000 روپے کا 10% = 40,000 روپے

بیچے گئے مال کی لاگت = فروخت + خام نقصان

= 4,00,000 روپے + 40,000 روپے = 4,40,000 روپے

اسٹاک کل فروخ نسبت = بیچے گئے مال کی لاگت/ اوسط اسٹاک

= 4,40,000 روپے/55,000 روپے

= 8 گنا

مثال14

ایک کاروباری کے پاس اوسطاً 40,000 روپے کا اسٹاک ہے۔ اس کی اسٹاک کل فروخت 8 گُنا ہے۔ اگر وہ مال کو 20% نفع سے بیچتا ہے ہے تو نفع کی رقم کا پتہ لگائیں۔

حل

اسٹاک کل فروخت نسبت = بیچے گئے مال کی لاگت/ اوسط اسٹاک

= بیچے گئے مال کی لاگت/40,000 روپے

بیچے گئے مال کی لاگت = 40,000 روپے ×8

= 3,20,000 روپے

فروخت = بیچے گئے مال کی لاگت ×100/80

= 3,20,000×100/80

= 4,00,000 روپے

خام نفع = فروخت ــ بیچے گئے مال کی لاگت

= 4,00,000 روپے 3,20,000 روپے

= 80,000 روپے

© NCERT not to be republished

آپ اسے خود کیجیے

1۔ خام نفع کی رقم کا حساب لگائیے:

اوسط اسٹاک	=	80,000روپے
اسٹاک کل فروخت نسبت	=	6 گُنا
قیمت فروخت	=	25%لاگت سے اوپر

2۔ اسٹاک کل فروخت نسبت کا شمار کیجیے۔

سالانہ فروخت	=	2,00,000روپے
خام نفع	=	بیچے گئے مال کی لاگت پر 20%
ابتدائی اسٹاک	=	38,500روپے
اختتامی اسٹاک	=	41,500روپے

© NCERT not to be republished

5.8.2 قرض دار (قابل وصول) کل فروخت نسبت

یہ نسبت ادھار فروخت اور قرض داروں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کا حساب مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے:

قرض دار کل فروخت نسبت = خالص ادھار فروخت/ اوسط کھاتے قابل وصول

جہاں اوسط کھاتہ قابل وصول (قرض دار) = (ابتدائی قرض دار اور قابل وصول بل + اختتامی قرض دار اور قابل وصول بل ہو)

اس پر یہ دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ مشکوک قرض کے لیے کوئی بھی اہتمام کرنے سے قبل قرض داروں کو لیا جانا چاہیے۔

اہمیت: کسی فرم کی حالت سیالیت قرض داروں سے وصولیابی کی رفتار (شدت) پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ نسبت اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ ایک حسابی مدت میں وصولیابیاں کتنے گنا ہوئیں اور کتنی مرتبہ نقدی میں تبدیل ہوئیں۔ اونچی کل فروخت کا مطلب قرض داروں سے تیزی کے ساتھ فراہمی ہے۔ یہ نسبت اوسط جمع مدت کا حساب لگانے میں بھی معاون ہوتی ہے جس کا حساب مدت سال میں دنوں کو/مہینوں پر تقسیم کر کے قرض دار فروخت (الٹ پھیر) نسبت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

مثال15

مندرجہ ذیل اطلاع سے قرض دار کل فروخت نسبت حل کیجیے۔

کل فروخت	=	4,00,000روپے
نقد فروخت	=	کل فروخت کا20%
1.1.2004 پر قرض دار	=	40,000روپے
31.12.2004 پر قرض دار	=	1,20,000 روپے

حل

اوسط قرض دار	=	(40,000روپے+1,20,000 روپے)/ 2 = 80,000روپے
خالص ادھار فروخت	=	کل فروخت۔نقد فروخت
	=	4,00,000روپے–80,000روپے (4,00,000 کا20%)
	=	3,20,000روپے
قرض دار کل فروخت نسبت	=	خالص ادھار فروخت/ اوسط قرض دار
	=	3,20,000روپے/80,000روپے
	=	4 گُنا

5.8.3 قرض خواہ (قابل ادائیگی) الٹ پھیر (فروخت) تناسب

قرض خواہ الٹ پھیر (فروخت) تناسب قابل ادائیگی کھاتوں کی ادائیگی کے طریقے کی نشاندہی کرتا ہے کیوں کہ قابل ادا کھاتے ادھار خریداری کی بابت ہی ظہور میں آتے ہیں۔ یہ نسبت ادھار خریداری اور قابل ادا کھاتوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔اس کا تخمینہ مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے۔

قرض خواہ الٹ پھیر تناسب	=	خالص ادھار خریداریاں/ اوسط قابل ادا کھاتے
جس میں اوسط قابل ادا کھاتہ ہے	=	(ابتدائی قرض خواہ اور قابل ادا ہنڈی+ اختتامی قرض خواہ اور قابل ادا ہنڈی) 2

اہمیت: یہ تناسب اوسط وقفۂ ادائیگی کو ظاہر کرتا ہے۔کم تناسب کا مطلب ہوتا ہے کہ سپلائر کے ذریعے قرض کی منظوری طویل مدت کے لیے ہے یا سپلائرز کو ادائیگی میں تاخیر ظاہر کرسکتا ہے جو ایک اچھی پالیسی نہیں ہے کیونکہ اس سے کاروبار کی شہرت اثر انداز ہوسکتی ہے۔ادائیگی کی اوسط مدت کا حساب وقفہ سال میں دونوں کی تعداد/ قرض خواہ الٹ پھیر نسبت کے فارمولا سے کی جاتی ہے۔

© NCERT not to be republished

مثال16

مندرجہ ذیل اعداد وشمار کے ذریعے قرض خواہ کا الٹ پھیر تناسب معلوم کیجیے۔

2005 کے دوران ادھار خریداریاں	=	12,00,000 روپے
1.1.2005 کو قرض خواہ+ ہنڈی قابل ادا)	=	4,00,000روپے
31.12.2005 کو قرض خواہ+ ہنڈی قابل ادا)	=	2,00,000روپے

حل

اوسط قرض خواہ	=	(4,00,000روپے+2,00,000روپے)/2
	=	3,00,000روپے
قرض خواہ الٹ پھیر نسبت	=	خالص ادھار خریداریاں/اوسط قابل ادا کھاتے
	=	12,00,000 روپے/3,00,000روپے
	=	4 گُنا

مثال17

مندرجہ ذیل اطلاع سے پتہ لگائیں —

(i) قرض دار الٹ پھیر (فروخت) نسبت

(ii) اوسط جمع مدت

(iii) قابل ادا الٹ پھیر نسبت

(iv) اوسط ادائیگی مدت

دے گئے اعداد وشمار:

	(روپے)
فروخت	8,75,000
قرض خواہ	90,000
قابل وصول ہنڈیاں (بل)	48,000
قابل ادا ہنڈیاں (بل)	52,000
خریداریاں	4,20,000
قرض خواہ	59,000

حل

(i) قرض خواہ الٹ پھیر نسبت = $\frac{8,75,000 \text{ روپے}}{59,000 \text{ روپے} + 48,000 \text{ روپے}}$

= 8.18 گنا

*ایک اوسط کا حساب لگانے کی غرض سے یہ اعداد و شمار 2 سے تقسیم نہیں کیے گئے ہیں کیونکہ سال کی ابتدا میں قرض دار اور قابل وصول ہنڈیوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ اس لیے سال کے اختتام کے اعداد و شمار دستیاب ہوں تو انھیں ویسے ہی استعمال کریں۔

(ii) اوسط جمع مدت = $\frac{365}{\text{قرض دار الٹ پھیر نسبت}}$

= $\frac{365}{18.8}$

= 45 دن

(iii) قابل ادا اُلٹ پھیر نسبت = $\frac{\text{خریداریاں}}{\text{اوسط قرض خواہ}}$

= $\frac{\text{خریداریاں}}{\text{قرض خواہ + قابل ادا ہنڈیاں}}$

= $\frac{4,20,000}{90,000+52,000}$ روپے

$\frac{4,20,000}{1,42,000}$

= 3 گنا

(iv) اوسط ادائیگی مدت = $\frac{365}{\text{قابل ادا اُلٹ پھیر نسبت}}$

$\frac{365}{3}$

122 دن

5.8.4 سرمایہ کاری (خالص اثاثے) الٹ پھیر (فروخت) نسبت

یہ نسبت فروخت اور کاروبار میں ملوث سرمائے کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اونچی فروخت کا مطلب بہتر سیالیت اور نفع مندی ہوتا ہے۔ اس کا تخمینہ مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے۔

سرمایہ کاری (خالص اثاثے) نسبت = خالص فروخت / کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ

سرمایہ الٹ پھیر جو کہ کاروبار میں لگے سرمائے (خالص اثاثے) کا مطالعہ کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل دو الٹ پھیر نسبتوں کے ذریعے پھر سے تجزیہ کیا جاتا ہے:

(a) قائم اثاثے کی الٹ پھیر: اس کا تخمینہ درج ذیل طور پر لگایا جاتا ہے۔

قائم اثاثے کی الٹ پھیر = خالص فروخت / خالص قائم اثاثے

(b) کاروباری اصل الٹ پھیر: اس کا حساب مندرجہ ذیل طریقے سے لگایا جاتا ہے۔

کاروباری اصل الٹ پھیر = خالص فروخت / کاروباری اصل

اہمیت: بلند الٹ پھیر، کاروبار میں ملوث سرمایہ، کاروباری اصل اور قائم اثاثے اچھی علامت ہیں اور وسائل کے موثر استعمال سے متعلق ہیں۔ کاروبار میں ملوث سرمائے کے استعمال یا اس معاملہ میں اس کے کسی بھی جز کا الٹ پھیر تناسب ظاہر کرتا ہے۔ اونچی الٹ پھیر کارگر استعمال ظاہر کرتا ہے جس کے نتیجے میں کاروبار میں زیادہ سیالیت اور نفع مندی حاصل ہوتی ہے۔

مثال 18

مندرجہ ذیل اطلاع بنیاد پر خالص اثاثے الٹ پھیر، (ii) قائم اثاثے الٹ پھیر اور (iii) کاروباری اصل الٹ پھیر نسبت نکالیے۔

	(روپے)		(روپے)
ترجیحی حصہ سرمایہ	4,00,000	پلانٹ اور مشینری	8,00,000
ایکوئٹی حصہ سرمایہ	6,00,000	زمین و بلڈنگ	5,00,000
عام محفوظات	1,00,000	موٹر کار	2,00,000
نفع نقصان کھاتہ	3,00,000	فرنیچر	1,00,000
15% ڈبنچرز	2,00,000	اسٹاک	1,80,000
14% قرض	2,00,000	قرض دار	1,10,000
قرض خواہ	1,40,000	بینک	80,000

© NCERT not to be republished

قابل ادا ہنڈی (بل)	50,000	نقد	30,000
بقایا اخراجات	10,000		

2005 میں فروخت 30,00,000 تھی

حل

فروخت = 30,00,000 روپے

کاروبار میں ملوث سرمایہ = حصہ سرمایہ + محفوظات + فاضلات + طویل المدت قرض (یا خالص اثاثے)

= (4,00,000 روپے + 6,00,000 روپے + 1,00,000 روپے + 3,00,000 روپے) + (2,00,000 روپے + 2,00,000 روپے)

18,00,000 روپے

قائم اثاثے = 8,00,000 روپے + 5,00,000 روپے + 2,00,000 روپے + 1,00,000 روپے = 16,00,000 روپے

کاروباری اصل = رواں اثاثے - رواں واجبات

= 4,00,000 روپے - 2,00,000 روپے = 2,00,000 روپے

خالص اثاثہ الٹ پھیر نسبت = 30,00,000 روپے / 18,00,000 روپے = 1.67 گنا

قائم اثاثے الٹ پھیر نسبت = 30,00,000 روپے / 16,00,000 روپے = 1.88 گنا

کاروباری اصل الٹ پھیر نسبت = 30,00,000 روپے / 2,00,000 روپے = 15 گنا

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—III

(i) ادھار اور جمع پالیسیوں کی تشخیص میں ——— مفید ہوتا ہے۔

A۔ اوسط ادائیگی مدت

B۔ رواں نسبت

C۔ اوسط جمع مدت

D۔ رواں اثاثہ الٹ پھیر

(ii) ——— فرم کے مال نامے (ذخیرہ) کی سرگرمی کی پیمائش کرتا ہے/کرتی ہے۔

© NCERT not to be republished

A۔ اوسط جمع مدت

B۔ ذخیرہ الٹ پھیر

C۔ سیالیت نسبت

D۔ رواں نسبت

(iii) ـــــ نسبت ظاہر کرسکتی ہے کہ فرم کو اسٹاک آؤٹ اور لاسٹ سیلز کا تجربہ ہو رہا ہے۔

A۔ اوسط ادائیگی مدت

B۔ ذخیرہ الٹ پھیر

C۔ اوسط جمع مدت

D۔ فوری

(iv) اے بی سی کمپنی اپنے صارفین کے لیے ادھار کی مدت 45 دن بڑھاتی ہے۔اس حالت میں اسے خراب وصولی تصور کیا جائے گا اگر اس کی اوسط وصولی مدت ـــــ دن ہوگی۔

A۔ 30 دن

B۔ 36 دن

C۔ 47 دن

D۔ 57 دن

(v) ـــــ خصوصاً اوسط ادائیگی مدت میں دلچسپی رکھتے ہیں کیونکہ یہ انھیں فرم کے ـــــ بل ادائیگی کے طریقے کا شعور فراہم کرتے ہیں۔

A۔ گراہک

B۔ اسٹاک ہولڈرز

C۔ قرض دہندگان اور رسد کنندہ

D۔ مقروض اور خریدار

(vi) ـــــ نسبت فرم کے طویل مدت تک چلنے والے عمل کے سلسلے میں تنقیدی معلومات فراہم کراتی ہے۔

A۔ سیالیت (نقد)

B۔ سرگرمی

C۔ مقدرت

D۔ نفع مندی

© NCERT not to be republished

5.9 نفع مندی نسبت

نفع مندی یا مالیاتی کارگزاری کی خصوصاً آمدنی گوشوارے میں تلخیص کی جاتی ہے۔نفع مندی نسبت کا حساب کسی کمپنی کی کمائی کی گنجائش کے تجزیے کے لیے لگایا جاتا ہے جو کاروبار میں لگے وسائل کے استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔نفع اور کارگزاری کے جو کاروبار میں ملوث وسائل کا استعمال ہے ان کے درمیان ایک قریبی تعلق ہے۔کاروبار کی نفع مندی کا جائزہ لینے کے لیے عام طور پر استعمال کیے جانے والی نسبت یہ ہیں:

1۔ خام نفع نسبت
2۔ تعمیلی (عملی) نسبت
3۔ عملی نفع نسبت
4۔ خالص نفع نسبت
5۔ سرمایہ کاری پر حاصل (ROI) یا کاروبار میں ملوث سرمایے پر حاصل (POCE)
6۔ خالص مالیت پر حاصل (RONW)
7۔ فی حصہ کمائی
8۔ اندراجاتی قیمت فی حصہ
9۔ منافع ادائیگی نسبت
10۔ قیمت کمائی نسبت

5.9.1 خام نفع نسبت

فروخت پر فی صد کے طور پر خام نفع کا تخمینہ گنجائش جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس کا شمار مندرجہ ذیل طریقے پر کیا جاتا ہے۔

خام نفع نسبت = خام نفع / خالص فروخت×100

اہمیت: یہ فروخت شدہ پیداوار (اشیا) پر خام گنجائش ظاہر کرتا ہے۔ اس کے تقابل کے لیے کوئی معیاری نمونہ نہیں ہے۔ یہ نسبت کاروباری اور غیر کاروباری اخراجات وغیرہ کا احاطہ کرنے کے لیے دستیاب گنجائش بھی ظاہر کرتی ہے۔خام نفع نسبت میں تبدیلی قیمت فروخت یا فروخت کی لاگت یا دونوں کے مجموعہ سے ہوسکتی ہے۔ایک کم نسبت غیر موافق خرید وفروخت کی پالیسی کو ظاہر کرتی ہے۔ بلند خام نفع نسبت ہمیشہ ایک اچھی علامت ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

مثال19

2005 کے لیے مندرجہ ذیل اطلاع دستیاب ہے۔ خام نفع نسبت کا حساب لگایئے۔

	(روپے)
نقد فروخت	25,000
قرض	75,000
خریداریاں: نقد	15,000
ادھار	60,000
داخلی بار برداری	2,000
تنخواہیں	25,000
اسٹاک میں کمی	10,000
باہری واپسی (حاصل)	2,000
مزدوری	5,000

حل

فروخت = نقدی فروخت + ادھار فروخت

= 25,000 روپے + 75,000 روپے = 1,00,000 روپے

خالص خریداریاں = نقد خریداریاں + ادھار خریداریاں - باہری حاصل

= 15,000 روپے + 60,000 روپے - 2,000 روپے = 73,000 روپے

فروخت کی لاگت = خریداریاں + (ابتدائی اسٹاک - اختتامی اسٹاک) + بلاواسطہ = اخراجات

خریداریاں + اسٹاک میں کمی + بلاواسطہ اخراجات

= 73,000 روپے + 10,000 روپے + (2,000 روپے + = 5,000 روپے)

= 90,000 روپے

خام نفع = فروخت - فروخت لاگت = 1,00,000 روپے - 90,000 روپے

= 10,000 روپے

خام نفع نسبت = خام نفع / خالص فروخت ×100

= 10,000 روپے / 1,00,000 روپے ×100

= 10%

© NCERT not to be republished

5.9.2 عملی نسبت

اس نسبت کا شمار فروخت کے تعلق سے عمل لاگت کا تجزیہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس کو مندرجہ ذیل طور پر حل کیا جاتا ہے:

عملی تناسب = (فروخت لاگت+کاروباری اخراجات)/ خالص فروخت×100

کاروباری اخراجات میں دفتری اخراجات،انتظامیہ اخراجات،فروخت اخراجات اور تقسیم اخراجات شامل ہوتے ہیں۔

عمل لاگت کا تعین: غیر عملی آمدنی اور اخراجات جیسے کہ اثاثوں کی فروخت پر نقصان،ادا کیا گیا سود، وصول منافع، آگ لگنے سے نقصان، سٹہ سے فائدہ وغیرہ کو خارج کر کے کیا جاتا ہے۔

5.9.3 تعمیلی نفع نسبت

اس کا شمار تعمیلی حاشیہ کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے—اس کا شمار بلاواسطہ یا تعمیلی نفع حاصل تفریق نسبت کے طور پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

تعمیلی نفع نسبت = 100– تعمیلی نسبت

بصورت دیگر اس کا شمار مندرجہ ذیل طریقے پر کیا جا سکتا ہے۔

تعمیلی نفع نسبت = تعمیلی نفع/فروخت×100

اس میں تعمیلی نفع ہے = فروخت– عمل لاگت

اہمیت: تعمیلی نسبت کا شمار فروخت کے تعلق سے مالی خرچ سے مستثنیٰ عمل لاگت کو بتانے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس کا ضمنی نتیجہ ''تعمیلی نفع نسبت'' ہے۔یہ کاروباری کارگزاری کا تجزیہ کرنے میں مدد کرتی ہے اور کاروبار کی عملی کارکردگی پر روشنی ڈالتی ہے۔یہ درون فرم اور بیرون فرم بھی موازنہ کرنے کے لیے بہت مفید ہے۔'' کم تر تعمیلی نسبت بہت اچھی علامت ہوتی ہے۔

مثال20

دی گئی مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے خام نفع نسبت اور عمل نسبت کا حساب لگائیے:

	(روپے)
فروخت	3,40,000روپے
فروخت کیے گئے مال کی لاگت	1,20,000روپے
فروخت اخراجات	80,000روپے
انتظامیہ اخراجات	40,000روپے

خام نفع نسب اور عملی نسبت کا حساب لگائیے۔

حل

خام نفع	=	فروخت-فروخت شدہ مال کی لاگت
	=	3,40,000روپے-1,20,000 روپے
	=	2,20,000روپے
خام نفع نسبت	=	$\frac{\text{خام نفع} \times 100}{\text{فروخت}}$
	=	$\frac{2,20,000\text{روپے}}{3,40,000\text{روپے}} \times 100$
	=	64.71فی صد
کاروباری خرچ	=	فروخت شدہ مال کی لاگت+فروخت اخراجات+انتظامی اخراجات
	=	1,20,000 روپے+80,000روپے+40,000روپے
	=	2,40,000روپے
کاروباری (تعمیلی) تناسب	=	$\frac{\text{کاروباری اخراجات}}{\text{خالص فروخت}} \times 100$
	=	$100 \times \frac{2,40,000}{3,40,000}$
	=	70.58فی صد

5.9.4 خالص نفع نسبت

خالص نفع نسبت نفع سبھی شامل نظریوں پر منحصر ہوتا ہے۔ یہ کاروباری اور غیر کاروباری آمدنی وخرچ کے بعد خالص نفع کا فروخت سے تعلق ظاہر کرتا ہے۔اس کا شمار مندرجہ ذیل طور پر کیا جاتا ہے:

خالص نفع نسبت = خالص نفع/فروخت×100

عام طور پر نفع ٹیکس کے بعد نفع (PAT) کو ظاہر کرتا ہے۔

اہمیت: یہ فروخت کے تعلق سے خالص نفع حاشیہ پیمانہ ہوتا ہے۔نفع مندی ظاہر کرنے کے سوا یہ سرمایہ کاری حاصل کا تخمینہ لگانے کا ایک اہم متغیرہ ہے۔اس سے کاروبار کی مکمل کارکردگی ظاہر ہوتی ہے اور سرمایہ کاروں کے نظریے کے اعتبار سے اس کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished

مثال21

ایک کمپنی کا خام نفع نسبت 25% ہے۔ اس کی ادھار فروخت 20,00,000 روپے ہے اور نقد فروخت کل فروخت کا 10% ہے اگر کمپنی کے بلا واسطہ اخراجات 59,000 روپے تھے تو خالص نفع نسبت کا حساب لگائیے۔

حل

نقد فروخت	=	20,00,000 روپے ×90/10
	=	2,22,222 روپے
لہٰذا کل فروخت ہوئی	=	22,22,222 روپے
خام نفع =25.× 22,22,222 روپے	=	5,55,555 روپے
خالص نفع	=	5,55,555 روپے –50,000
	=	5,05,555 روپے
خالص نفع نسبت	=	خالص نفع/فروخت ×100
	=	5,05,555 روپے/22,22,222 روپے ×100
	=	22.75 فی صد

5.9.5 استعمال پونجی یا سرمایہ کاری پر معاوضہ (نفع) (ROCE یا ROI)

یہ نسبت کسی کاروباری ادارے کے ذریعے فنڈ (نقد) کے مکمل استعمال کی وضاحت کرتی ہے۔ استعمال پونجی سے مراد کاروبار میں لگے طویل المدت فنڈ اور اس میں حصہ داروں کا فنڈ، ڈبنچرز اور طویل المدت قرض شامل ہیں۔ بہ صورت دیگر استعمال پونجی کو غیر فرضی اثاثوں اور رواں واجبات کے کل میزان کے طور پر لیا جا سکتا ہے۔ اس نسبت کو حل کرنے سے مراد ٹیکس اور سود قبل منافع سے ہے۔ لہٰذا اسے مندرجہ ذیل طریقے پر حل کیا جاتا ہے:

سرمایہ کاری پر معاوضہ (حاصل) (یا لگا ہوا سرمایہ) = ٹیکس اور سود سے قبل نفع/استعمال سرمایہ ×100

اہمیت: یہ نسبت کاروبار میں لگے سرمائے کا پیمانۂ معاوضہ ہے۔ یہ حصہ داروں، حامل ڈبنچرز اور طویل المدت واجبات کے ذریعے سپرد کیے گئے فنڈ کے استعمال کے ذریعے کاروبار کی کارکردگی کا اظہار کرتی ہے۔ درمیان فرم تقابل کے لیے استعمال پونجی پر معاوضہ اچھی نفع مندی کا پیمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی تشخیص میں بھی مدد کرتی ہے کہ آیا ادا کیے گئے سود کی شرح کے مقابلے میں کاروبار میں لگے سرمایہ پر فرم زیادہ معاوضہ حاصل کر رہی ہے یا نہیں۔

© NCERT not to be republished

5.9.6 حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ

یہ نسبت حصہ داروں کے نقطۂ نگاہ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حصہ داروں کے ذریعے فرم میں کی گئی سرمایہ کاری پر مناسب معاوضہ (حاصل) مل رہا ہے یا نہیں۔ یہ سرمایہ کاری پر معاوضہ سے زیادہ ہونا چاہیے ورنہ اس کا مطلب ہوگا کہ کمپنی کے فنڈ کو منافع بخش طور پر لگایا گیا ہے۔ حصہ داروں کے نقطۂ نظر سے نفع مندی کی بہتر پیمائش کل حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ کا تعین کر کے کی جاسکتی ہے۔

اسے خالص مالیت پر معاوضہ (RONW) کی اصطلاح سے بھی نوازا جاتا ہے جس کو مندرجہ ذیل طور پر حل کیا جاتا ہے۔

$$\text{حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ} = \frac{\text{ٹیکس کے بعد نفع}}{\text{حصہ داروں کا فنڈ}}$$

5.9.7 فی حصہ کمائی

اس نسبت کی تعریف مندرجہ ذیل کی گئی ہے—

EPS = ایکوئٹی حصص کے لیے دستیاب نفع / ایکوئٹی حصص کی تعداد

اس سلسلے میں کمائی کا مطلب ہے ایکوئٹی حصہ داروں کو دستیاب نفع جس کا حساب ترجیحی حصص منافع کو ٹیکس کے بعد نفع میں منہا کیا جاتا ہے۔ یعنی (ٹیکس کے بعد نفع۔ ترجیحی حصص پر منافع)

یہ نسبت ایکوئٹی حصہ داروں کے نقطۂ نظر سے بہت اہمیت رکھتی ہے اور اسی طرح اسٹاک مارکیٹ میں شیئر کی قیمت بھی۔ یہ دیگر فرموں کے ساتھ معقولیت اور منافع کی استعداد کے تقابل میں بھی مددگار ہوتی ہے۔

5.9.8 فی حصہ اندراجاتی مالیت (قدر)

اس نسبت کو مندرجہ ذیل طریقے سے معلوم کیا جاتا ہے—

اندراجاتی مالیت فی حصہ = ایکوئٹی حصہ دار کا فنڈ / ایکوئٹی حصص کی تعداد

ایکوئٹی حصہ دار کو ترجیحی حصہ سرمایہ میں سے حصہ دار فنڈ کو کم کر کے ظاہر کیا جاتا ہے (حصہ دار فنڈ۔ ترجیحی حصہ سرمایہ) یہ نسبت بھی ایکوئٹی حصہ داروں کے نقطۂ نظر سے اہم ہے کیوں کہ حصہ داروں کو اپنی حد بندی کی قیمت کا اندازہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ نسبت بازار قیمتوں کو متاثر کرتی ہے۔

© NCERT not to be republished

5.9.9 منافع ادائیگی نسبت

یہ کمائی کے تناسب سے متعلق ہے جو حصہ داروں کے برخلاف تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طریقے پر معلوم کیا جاتا ہے—

$$\text{منافع ادائیگی نسبت} = \frac{\text{فی حصہ منافع}}{\text{فی حصہ کمائی}}$$

اس سے کمپنی کی منافع پالیسی اور مالک ایکوٹی میں نمو (اضافہ) کا پتہ چلتا ہے۔

5.9.10 قیمت کمائی نسبت

اس نسبت کی تعریف ذیل میں کی گئی ہے۔

P/E نسبت = حصہ کی بازاری قیمت / فی حصہ کمائی

مثال کے طور پر اگر X کمپنی کا EPS -/10 روپیے ہے اور بازاری قیمت فی حصہ 100 روپیے ہے تو قیمت کمائی نسبت 10 (10/100) ہوگی۔ یہ فرم کی کمائی میں اضافہ اور بازاری قیمت کی معقولیت کے بارے میں سرمایہ کاروں کی امیدوں کو منعکس کرتی ہے۔ P/E نسبت صنعت در صنعت ہے اور ایسی صنعت میں کمپنی در کمپنی بدلتی رہتی ہے جو سرمایہ کاروں کے اس کے مستقبل کے ادراک یا سمجھ پر منحصر ہوتی ہے۔

مثال 22

مندرجہ ذیل اطلاع سے سرمایہ کاری پر معاوضہ (نفع) معلوم کیجیے۔

حصہ سرمایہ: ایکوٹی حصص (10 روپیے)	4,00,000 روپیے	رواں واجبات	1,00,000 روپیے
12% ترجیحی حصص	1,00,000 روپیے	حصص پر بٹہ	5,000 روپیے
عام محفوظات	1,89,000 روپیے	قائم اثاثے	9,50,000 روپیے
10% ڈبنچرز	4,00,000 روپیے	رواں اثاثے	2,34,000 روپیے

حصہ دار فنڈ پر معاوضہ، فی حصہ کمائی (EPS) فی حصہ اندراجاتی مالیت اور P/E نسبت بھی معلوم کریں اگر حصہ کی بازاری قیمت 34 روپیے اور ٹیکس کے بعد خالص نفع 1,50,000 اور ٹیکس کی رقم 50,000 روپیے ہے۔

حل

سود اور ٹیکس سے قبل نفع = 1,50,000 روپیے + ڈبنچر سود + ٹیکس

= 50,000+40,000+1,50,000

© NCERT not to be republished

	=	2,40,000روپے
کاروبار میں لگا سرمایہ	=	ایکوٹی حصہ سرمایہ+ترجیحی حصہ سرمایہ+محفوظات+ڈبنچرز- حصص پربٹہ
	=	4,00,000روپے+1,00,000 روپے+1,89,000 روپے
		+4,00,000روپے-5,000روپے= 10,84,000
سرمایہ کاری پر معاوضہ	=	سود اور ٹیکس سے قبل نفع/کاروبار میں لگا سرمایہ×100
	=	2,40,000روپے/10,84,000 روپے×100
	=	22.14فی صد
حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ	=	ٹیکس بعد نفع/حصہ داروں کا سرمایہ×100
	=	1,50,000 روپے/6,84,000روپے×100
	=	13.84فی صد
فی حصہ کمائی (ای پی ایس)	=	ایکوٹی حصہ داروں کے لیے دستیاب منافع/ایکوٹی حصص کی تعداد
	=	1,38,000 روپے/40,000روپے=3.45
ایکوٹی حصہ داروں کے لیے دستیاب نفع	=	ٹیکس کے بعد نفع-ترجیحی منافع
	=	1,50,000 روپے-12,000روپے=1,38,000 روپے
پی/ای نسبت = حصہ کی بازاری قیمت/فی حصہ کمائی		
	=	3.45/34
	=	9.86 گنا
فی حصہ اندراجاتی مالیت	=	ایکوٹی حصہ دارفنڈ/ایکوٹی حصص کی تعداد
اس طرح فی حصہ اندراجاتی مالیت	=	5,84,000/40,000 حصص= 14.6

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ مختلف نسبت ایک دوسرے سے قریبی ارتباط رکھتی ہیں۔کبھی کبھی دو یا دو سے زیادہ نسبت کی مجموعی معلومات دی ہوتی ہے اور کچھ گم شدہ اعداد وشمار کا حساب لگانا ہوتا ہے۔اس طرح کی صورت حال میں گم شدہ اعداد وشمار کا پتہ لگانے میں نسبت کا فارمولہ مددگار رہوتا ہے۔(ملاحظہ فرمائیں مثال23اور24)

مظاہرہ 2

یونی کیم لیبارٹریز لمیٹڈ					
اہم نسبت					
31مارچ کو	2002	2003	2004	2005	2006

27.80	27.90	27.20	25.80	29.40		ROCE%
23.70	24.50	25.10	22.80	31.20		RNOW%
449.30	257.80	250.00	167.60	230.10		EVA (ملین روپے) اقتصادی فاضل قیمت
						فی حصہ اعداد و شمار
23.84	13.22	12.98	31.75*	36.30*		EPS (روپے)
100%	70%	60%	80%	80%		منافع
83.50	53.55	44.30	138.50	115.70		فی حصہ اندراجاتی مالیت (روپے)

مظاہرہ 3

گریسم انڈسٹریز لمیٹڈ

نسبت اور اعداد و شمار

22.9	20.0	17.9	17.3	20.2	20.8	24.7	28.9	28.7	24.0	(%)	PBIDT گنجائش
2.57	2.56	2.28	2.84	3.56	4.48	5.60	7.88	9.61	12.55	(×)	سود احاطہ
—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	(PBIDT–ٹیکس/سود)
15.0	13.1	10.1	10.5	13.5	12.9	16.2	20.9	23.1	18.5	(%)	ROACE (PBIT/اوسط CE)
13.5	10.4	6.6	8.6	14.4	11.7	12.9	23.7	22.3	18.6	(%)	RONE (PAT/اوسط NW)
0.98	0.92	0.93	0.82	0.76	0.76	0.70	0.57	0.46	0.40	(×)	قرض ایکویٹی نسبت
6.50	6.75	6.75	7.00	8.00	9.00	10.00	14.00	16.00	20.00	Rs./Sh.	منافع فی حصہ
38	32	18	25	41	33	40	85	97	94	Rs./Sh.	کمائی فی حصہ
56	55	41	51	67	72	85	116	130	123	Rs./Sh.	نقد کمائی فی حصہ
296	320	285	303	271	295	324	393	472	543	Rs./Sh.	فی حصہ اندراجاتی مالیت

© NCERT not to be republished

مظاہرہ 4

ایشین پینٹس (انڈیا) لمیٹڈ

	اپریل		اے پی گروپ (مجتمع)	
	2004–05	2003–04	2004–05	2003–04
PBDIT/فروخت	16.8%	17.2%	14.4%	14.8%
EOI/فروخت سے قبل PBT	14.2%	14.0%	11.2%	10.9%
DAT/فروخت	8.9%	8.7%	6.8%	6.5%
اوسط پر حاصل (معاوضہ)	41.5%	37.7%	34.6%	31.4%
کاروبار میں لگا سرمایہ (ROCE)				
اوسط خالص مالیت پر حاصل (معاوضہ)	31.4%	29.3%	31.7%	28.8%
EPS (روپیے)	18.53	16.12	18.15	15.11
قرض: ایکوٹی	0.15:1	0.13:1	0.38:1	0.28:1
سود احاطہ				
(PBIT/سود)	101	46	28	17

*31 مارچ 2005 کو کاروبار میں لگا سرمایہ اور خالص مالیت مضمر نقصان کی فراہمی کے بعد ہے۔

مثال 23

مندرجہ ذیل معلومات کے ذریعے ایک کمپنی کے رواں اثاثوں کا حساب لگایئے۔

استاک الٹ پھیر نسبت = 4 گنا

اختتامی اسٹاک جو ابتدائی اسٹاک سے 20,000 روپیے زیادہ ہے۔

فروخت 3,00,000 روپیے اور خام نفع نسبت فروخت کا 20 فی صد ہے۔

رواں واجبات = 40,000 روپیے

فوری نسبت = 75

حل

بیچے گئے مال کی لاگت	=	فروخت-خام نفع
	=	3,00,000روپے-(3,00,000روپے×20%)
	=	3,00,000روپے-60,000روپے
	=	2,40,000روپے
اسٹاک الٹ پھیر نسبت	=	بیچے گئے مال کی لاگت/اوسط اسٹاک
اوسط اسٹاک	=	بیچے گئے مال کی لاگت/اوسط اسٹاک
	=	2,40,000روپے /4=60,000روپے
اوسط اسٹاک	=	(ابتدائی اسٹاک+اختتامی اسٹاک)/2
60,000روپے	=	(ابتدائی اسٹاک+ابتدائی اسٹاک+20,000روپے)/2
60,000روپے	=	ابتدائی اسٹاک+10,000 روپے
ابتدائی اسٹاک	=	50,000روپے
اختتامی اسٹاک	=	70,000روپے
نقد نسبت	=	نقد اثاثے/رواں واجبات
.75	=	نقد اثاثے/40,000روپے
نقد نسبت	=	40,000روپے×.75=30,000روپے
رواں اثاثے	=	نقد اثاثے+اختتامی اسٹاک
	=	30,000+70,000=1,00,000 روپے

مثال24

رواں نسبت 2.5:1 ہے۔رواں اثاثے 50,000روپے کے ہیں اور رواں واجبات 20,000 روپے ہیں ۔2:1 نسبت لانے کے لیے رواں اثاثوں میں کتنی کمی لانی چاہیے؟

حل

رواں واجبات	=	20,000روپے
2:1 نسبت کے لیے رواں اثاثے ہونے چاہئیں 20,000×2	=	40,000روپے
رواں اثاثوں کی موجودہ سطح	=	50,000روپے
لازمی زوال (کمی)	=	50,000–40,000روپے
	=	10,000روپے

© NCERT not to be republished

باب میں متعارف کرائی گئیں اصطلاحات

1۔	نسبت تجزیہ	Ratio Analysis	8۔	ایکوٹی (حصص داروں کا فنڈ)	Eqity (Shaeholders Founds)
2۔	سیالیت (نقد) نسبت	Liquidity Ratios	9۔	خالص مالیت پر حاصل (نفع)	Return on Net Worth
3۔	مقدرت (ساکھ داری) نسبت	Solvency Ratios	10۔	اوسط جمع مدت	Average Collection Perion
4۔	سرگرمی نسبت	Activity Ratios	11۔	قابل وصول (وصولیابیاں)	Receivables
5۔	نفع مندی نسبت	Profitability Ratios	12۔	الٹ پھیر (کل فروخت) نسبت	Turnover Ratios
6۔	سرمایہ کاری پر حاصل (معاوضہ/نفع) (ROI)	Return on Investment (ROI)	13۔	سرگرمی نسبت	Efficient Ratios
7۔	فوری اثاثے	Quick Assets	14۔	ادائیگی منافع	Dividend Payout

خلاصہ

مالیاتی گوشواروں کا تجزیہ: ان گوشواروں کو استعمال کرنے والوں کو ضروری قدر اضافہ مہیا کرانے کے لیے یہ بنیادی حسابی عمل کا ایک سالم حصہ ہے۔

نسبت تجزیہ: مالیاتی گوشوارہ تجزیہ کا ایک اہم ذریعہ نسبت تجزیہ ہے۔ حساب داری نسبت دو حسابی اعداد کے درمیان تعلق ظاہر کرتی ہیں۔

نسبت تجزیہ کا مقصد: نسبت تجزیہ کا مقصد کاروبار کی نفع مندی، سیالیت، مقدرت اور سطح سرگرمی کا ایک گہرا تجزیہ فراہم کراتا ہے۔

نسبت تجزیہ کے فوائد: نسبت تجزیہ کئی طرح کے فوائد مہیا کراتا ہے جس میں مالیاتی گوشوارہ تجزیہ، فیصلہ لینے کی قوت کو سمجھنے میں مدد، پیچیدہ اعداد وشمار کی تسہیل اور تعلق قائم کرنے، تقابلی تجزیہ میں معاونت کرنے، مسائل والے حلقوں کی شناخت (SWOT) تجزیے کے لائق بناتا اور مختلف تقابل فراہم کراتا ہے۔

نسبت تجزیے کی قیود/ حدود: نسبت تجزیے کی بہت ساری قیود ہیں۔ کچھ تو حسابی اعداد وشمار پر منحصر بنیادی حدود کی وجہ سے ہوتی ہیں، جن پر یہ انحصار کرتے ہیں۔ دوسرے مجموعے میں فی زمرہ نسبت تجزیہ کی پابندیاں شامل ہوتی ہیں۔ پہلے مجموعے میں تاریخی تجزیہ، تبدیلیٔ قیمت سطح کو مسترد کرتا، صنعتی یا غیر مالیاتی پہلوؤں کو نظر انداز کرنا، حسابی اعداد وشمار کی بندشیں، حساب داری عمل میں تغیرات اور پیش گوئی وغیرہ جیسے عوامل شامل ہیں۔ دوسرے زمرے میں ذرائع نہ کہ انتہا، مسائل کو حل کرنے کی اہلیت کا فقدان، معیاری تعریفوں کا فقدان، کلی طور پر مروّج معیاری سطح اور غیر متعلق یا بے ربط اعداد وشمار پر منحصر نسبت جیسے عوامل شامل ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

6۔ **اقسام نسبت:** نسبت مختلف قسم کی ہوتی ہیں جیسے سیالیت (نقد)، مقدرت (ساکھ داری)، سرگرمی اور نفع مندی نسبت، سیالیت (نقد) نسبت، رواں نسبت اور ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) پر مشتمل ہوتی ہے۔ مقدرت (ساکھ داری) نسبت کا تخمینہ کاروبار کی اہلیت کا تعین کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے کہ وہ قلیل المدت قرض کے بجائے طویل مدتی قرضوں کی خدمات پوری کر پائیں گے یا نہیں۔ یہ قرض ایکویٹی نسبت، کل اثاثے قرض نسبت، مالکانہ نسبت اور سود احاطگی نسبت پر مشتمل ہوتے ہیں۔ الٹ پھیر (کل فروخت) نسبت بنیادی پر کاروبار میں کی گئی زیادہ فروخت یا الٹ پھیر کی اہلیت کے ذریعے خصوصیت کے ساتھ سرگرمی سطح کو ظاہر کرتی ہے اور اس میں اسٹاک الٹ پھیر اور قرض دار (قابل وصول) الٹ پھیر (فروخت)، کاروباری اصل الٹ پھیر، قائم اثاثے الٹ پھیر، رواں اثاثہ الٹ پھیر (فروخت) شامل ہوتے ہیں۔ نفع مندی نسبت کا تخمینہ کاروباری کی استعدادِ آمدنی کا تجزیہ کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے جو کہ کاروباروں میں لگے وسائل کے استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ دیگر نسبتوں میں خام منافع نسبت، عمل کاری نسبت، خالص نفع نسبت، سرمایہ کاری (کاروبار میں لگا سرمایہ) پر حاصل (منافع)، فی حصہ کمائی (نفع)، فی حصہ اندراجاتی مالیت، فی حصہ منافع اور قیمت کمائی (آمدنی) نسبت شامل ہوتے ہیں۔

مشقی سوالات

مختصر جوابی سوالات

1۔ نسبت تجزیے سے آپ کی کیا مراد ہے؟

2۔ نسبت کی مختلف قسمیں کون کون سی ہیں؟

3۔ مندرجہ ذیل کے مطالعہ سے آپ کیا تعلق قائم کریں گے؟

(a) ذخیرہ الٹ پھیر (کل فروخت)

(b) قرض دار الٹ پھیر (کل فروخت)

(c) قابل ادا الٹ پھیر (کل فروخت)

(d) کارباری اصل الٹ پھیر

4۔ جب ہم ایک پرچون کی دکان کا تجزیہ کرتے ہیں تو وہاں مال نامہ (ذخیرہ) نسبت ایک بیمہ کمپنی کے مقابلے میں زیادہ اہم کیوں ہوگا؟

5۔ کسی کاروباری فرم کی سیالیت اس کی طویل المدت ذمے داریوں کو واجب الادا ہونے پر مطمئن کرنے کی اہلیت کے ذریعے ناپی جاتی ہے۔ تبصرہ کیجیے۔

6۔ ایک مال نامہ کی اوسط عمر مال نامہ کے اوسط وقت کے طور پر فرم کے ذریعہ دکھائی جاتی ہے یا مال نامہ فروخت کے دنوں کی تعداد کے اوسط کے طور پر ہوتا ہے۔ وضاحت کیجیے۔

© NCERT not to be republished

طویل جوابی سوالات

1۔ مالیاتی نسبت تجزیہ کا استعمال کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں؟ ان کے لیے نسبت تجزیے کی اہمیت کی وضاحت کیجیے۔

2۔ سیالیت نسبت کسے کہتے ہیں؟ رواں اور نقد نسبت کی اہمیت پر تبصرہ کیجیے۔

3۔ آپ کسی فرم کی حالت مقدرت کا مطالعہ کیسے کریں گے؟

4۔ اہم نفع مندی نسبت کون سی ہوتی ہیں؟ ان کا حساب کیسے لگایا جاتا ہے؟

5۔ مالیاتی نسبت تجزیہ، چار تجزیہ کار گروہوں کے ذریعے رجوع کیے جاتے ہیں۔ منصرم، ا کیوٹی سرمایہ کار، طویل المدت قرض خواہ اور قلیل المدت قرض خواہ۔ ان میں سے ہر ایک گروہ کی نسبت کی تشخیص کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

6۔ رواں نسبت عام سیالیت کی بہتر پیائش تبھی مہیا کراتی ہے جب ایک فرم کا مال نامہ آسانی سے نقد میں تبدیل نہ ہو سکے۔ اگر مال نامہ نقد ہے تو تمام سیالیت کے لیے فوری نسبت ایک ترجیحی پیائش ہے۔ وضاحت کیجیے۔

عددی (Numerical) سوالات

1۔ 31 مارچ 2006 کو روہت اینڈ کمپنی کا تختۂ توازن درج ذیل ہے۔

واجبات	رقم (روپے)	اثاثے	رقم (روپے)
حصہ سرمایہ	1,90,000	قائم اثاثے	1,53,000
محفوظات	12,500	اسٹاک	55,800
نفع نقصان	22,500	قرض دار	28,800
بل قابل ادا	18,000	نقد بینک میں	59,400
قرض خواہ	54,000		
	2,97,000		**2,97,000**

رواں نسبت نکالیے (جواب: رواں نسبت 2:1)

2۔ 31 مارچ 2006 کو مندرجہ ذیل تختۂ توازن ٹائل مشین لمیٹڈ کا ہے۔

واجبات	رقم (روپے)	اثاثے	رقم (روپے)
ا کیوٹی حصہ سرمایہ	24,000	عمارتیں	45,000
8% ڈبنچرز	9,000	اسٹاک	12,000

© NCERT not to be republished

نفع نقصان	6,000	قرض دار	9,000
بینک اوورڈرافٹ	6,000	نقد ہاتھ میں	2,280
قرض خواہ	23,400	پیش ادائی اخراجات	720
اہتمام برائے ٹیکس	600		
	69,000		**69,000**

رواں نسبت ونقد نسبت نکالیے۔

(**جواب**: رواں نسبت 8:1، نقد نسبت 37:1)

3۔ رواں نسبت 3:5 ہے۔ کاروباری اصل 9,00,000 روپے ہے رواں اثاثے اور رواں واجبات کی رقم کا پتہ لگائیے۔

(**جواب**: رواں اثاثے 1,26,000 روپے اور رواں واجبات 36,000 روپے)

4۔ شائن لمٹیڈ رواں نسبت 4:5:1 اور فوری نسبت 3:1 ہے۔ اگر اسٹاک 36,000 ہے تو رواں واجبات اور رواں اثاثوں کا پتہ لگائیے۔

(جواب: رواں واجبات 1,08,000 روپے، رواں اثاثے 24,000 روپے)

5۔ ایک کمپنی کے رواں واجبات 75,000 روپے ہیں۔ اگر رواں نسبت 4:1 اور نقد نسبت 1:1 ہے تو رواں اثاثوں، نقدا ثاثوں اور اسٹاک کی قیمت کا پتہ لگائیے۔

(**جواب**: رواں اثاثے 3,00,000 روپے، نقدا ثاثے 75,000 روپے اور اسٹاک 2,25,000 روپے)

6۔ ہونڈا لمیٹڈ کا اسٹاک 20,000 روپیے ہے۔ کل نقدا ثاثے 1,00,000 روپے اور فوری نسبت 2:1 تو رواں نسبت کا حساب لگائیے۔

(**جواب**: رواں نسبت 2.4:1)

7۔ مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے سے قرض ایکوٹی نسبت کا پتہ لگائیے۔

کل اثاثے	15,00,000 روپے
رواں واجبات	6,00,000 روپے
کل قرضے	12,00,000 روپے

(**جواب**: قرض ایکوٹی نسبت 2:1)

8۔ رواں نسبت کا پتہ لگائیے اگر

اسٹاک 6,00,000 روپے، نقدا ثاثے 24,00,000 روپے؛ فوری نسبت 2:1 ہے۔

(**جواب**: رواں نسبت 2.5:1)

© NCERT not to be republished

9۔ مندرجہ ذیل اطلاع سے اسٹاک فروخت نسبت کا شمار کیجیے۔

خالص فروخت	2,00,000روپے
خام نفع	50,000روپے
اختتامی اسٹاک	60,000روپے
ابتدائی اسٹاک پر اختتامی اسٹاک زائد	20,000روپے

(**جواب**: اسٹاک فروخت نسبت 3 گنا)

10۔ ذیل میں دی گئی معلومات کے ذریعے سے مندرجہ ذیل نسبتوں کا پتہ لگائیں۔

(i) رواں نسبت (ii) ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) (iii) عمل کاری نسبت (iv) خام منافع نسبت

رواں اثاثے	35,000روپے
رواں واجبات	17,500روپے
اسٹاک	15,000روپے
کاروباری (عملی) اخراجات	20,000روپے
فروخت	60,000روپے
فروخت شدہ مال کی لاگت	30,000روپے

(**جواب**: رواں نسبت 2:1 نقد نسبت 1.14:1 عمل کاری نسبت 83.3% خام منافع نسبت 50%)

11۔ نیچے دی گئی اطلاع سے پتہ لگائیے۔

(i) خام منافع نسبت (ii) ذخیرہ فروخت نسبت (iii) رواں نسبت (iv) نقد نسبت (v) خالص منافع نسبت (vi) کاروباری اصل نسبت:

فروخت	25,20,000روپے
خالص منافع	3,60,000روپے
فروخت کی لاگت	19,20,000روپے
طویل المدت قرض	9,00,000روپے
قرض خواہ	2,00,000روپے

© NCERT not to be republished

اوسط ذخیرہ	8,00,000روپے
رواں اثاثے	7,60,000روپے
قائم اثاثے	14,40,000روپے
رواں واجبات	6,00,000روپے
ٹیکس اور سود سے قبل خالص منافع	8,00,000روپے

(**جواب**: خام منافع نسبت23.81: ذخیرہ فروخت نسبت2.4 گنا؛ رواں نسبت2.6:1؛ نقد نسبت1.27:1؛ خالص منافع نسبت %14.21؛ کاروباری اصل نسبت 2.625 گنا)

12۔ مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے سے خام منافع نسبت، کاروباری اصل فروخت نسبت، قرض ایکوٹی نسبت اور مالکانہ نسبت کا پتہ لگائیے۔

اداشدہ سرمایہ	5,00,000روپے
رواں اثاثے	4,00,000روپے
خالص فروخت	10,00,000روپے
%13ڈبنچرز	2,00,000روپے
رواں واجبات	2,80,000روپے
بیچے گئے مال کی لاگت	6,00,000روپے

(**جواب**: خام منافع نسبت%40؛ کاروباری اصل نسبت8.33 گنا؛ قرض ایکوٹی نسبت 2:5؛ مالکانہ نسبت 25:49)

13۔ اسٹاک الٹ پھیر (فروخت) نسبت کا پتہ لگائیے اگر افتتاحی اسٹاک76,250 اختتامی اسٹاک98,500 فروخت 5,20,000 فروخت واپسی 20,000 خریداریاں 3,22,250روپے ہے۔

(**جواب**: اسٹاک الٹ پھیر نسبت 3.43 گنا)

14۔ دیے گئے مندرجہ ذیل اعداد وشمار کی مدد سے اسٹاک الٹ پھیر نسبت کا پتہ لگائیے۔

ابتدا سال میں اسٹاک	10,000روپے
اختتام سال میں اسٹاک	5,000روپے
مال برداری	2,500روپے
فروخت	50,000روپے
خریداریاں	25,000روپے

© NCERT not to be republished

(**جواب:** اسٹاک الٹ پھیر نسبت 4.33 گنا)

15۔ ایک ٹریڈنگ فرم کا اوسط اسٹاک 20,000 روپے (لاگت) ہے۔اگر اسٹاک الٹ پھیر نسبت 8 گنا ہے اور فرم فروخت پر 20% منافع سے مال بیچتی ہے تو فرم کا منافع دریافت کیجیے۔

(**جواب:** منافع 40,000 روپے)

16۔ آپ ایک کمپنی کی 2 سال کی مندرجہ ذیل اطلاعات اکٹھا کر سکتے ہیں۔

	2004	2005
یکم اپریل کو اندراجاتی قرض دار	4,00,000	5,00,000
30 مارچ کو اندراجاتی قرض دار	—	5,60,000
31 مارچ کو کاروباری اسٹاک	6,00,000	9,00,000
فروخت (25% خام منافع پر)	3,00,000	24,00,000

اسٹاک الٹ پھیر نسبت اور قرض دار الٹ پھیر (فروخت) نسبت کا پتہ لگائیے اگر 2004 میں کاروبار میں اسٹاک 2,00,000 روپے بڑھ گیا ہے تو

(**جواب:** اسٹاک الٹ پھیر نسبت 2.4 گنا، قرض دار الٹ پھیر نسبت 4.53 گنا)

17۔ مندرجہ ذیل تختۂ توازن اور دیگر اطلاعات کے ذریعے درج ذیل نسبتوں کا پتہ لگائیے:

(i) قرض ایکویٹی نسبت (ii) کاروباری اصل فروخت نسبت (iii) قرض دار فروخت نسبت

واجبات	رقم (روپے)	اثاثے	رقم (روپے)
عام محفوظات	80,000	ابتدائی اخراجات	20,000
نفع نقصان	1,20,000	نقد	1,00,000
قرض @ 15%	2,40,000	اسٹاک	80,000
ہنڈی قابل ادا	20,000	قابل وصول ہنڈی	40,000
قرض خواہ	80,000	قرض دار	1,40,000
حصہ سرمایہ	2,00,000	قائم اثاثے	3,60,000
	7,40,000		**7,40,000**

© NCERT not to be republished

(جواب: قرض ایکوٹی 12:19؛ کاروباری اصل فروخت 1.4 گنا قرض دار الٹ پھیر 2 گنا)

18۔ 31 مارچ 2007 کو مندرجہ ذیل معلومات نگم لمیٹڈ کے نفع نقصان کھاتہ اور تختۂ توازن کا خلاصہ ہے۔

اخراجات/نقصانات	رقم (روپے)	مالیات (آمدنی)/ فائدہ	رقم (روپے)
افتتاحی اسٹاک	50,000	فروخت	4,00,000
خریداریاں	2,00,000	اختتامی اسٹاک	60,000
بلاواسطہ اخراجات	16,000		
خام منافع	1,94,000		
	4,60,000		**4,60,000**
تنخواہیں	48,000	خام منافع	1,94,000
فرنیچر کی فروخت پر نقصان	6,000		
خالص منافع	1,40,000		
	1,94,000		**1,94,000**

31 مارچ 2007 کو نگم لمیٹڈ کا تختہ توازن

واجبات	رقم (روپے)	اثاثے	رقم (روپے)
نفع نقصان	1,40,000	اسٹاک	60,000
قرض خواہ	1,90,000	زمین	4,00,000
ایکوٹی حصہ سرمایہ	2,00,000	نقد	40,000
بقایا اخراجات	70,000	قرض دار	1,00,000
	6,00,000		**6,00,000**

پتہ لگائیں (i) فوری نسبت

(ii) اسٹاک الٹ پھیر نسبت

(iii) سرمایہ کاری پر حاصل (نفع)

(جواب: فوری نسبت 7:13؛ اسٹاک الٹ پھیر نسبت 3.74 گنا سرمایہ کاری پر حاصل 41.17%)

© NCERT not to be republished

19۔ مندرجہ ذیل اعداد و شمار کے ذریعے پتہ لگائیے۔(a) قرض ایکوٹی نسبت (b) کل اثاثوں کی قرض سے نسبت (c) مالکانہ نسبت

ایکوٹی حصہ سرمایہ	75,000روپے
ترجیحی حصہ سرمایہ	25,000روپے
عام محفوظات	50,000روپے
جمع شدہ منافع	30,000روپے
ڈبنچرز	75,000روپے
متفرق قرض خواہ	40,000روپے
غیر اداشدہ اخراجات	10,000روپے
ابتدائی اخراجات منسوخ ہونے والے	5,000روپے

(جواب: قرض ایکوٹی نسبت 3:7؛ کل اثاثوں کی قرض سے نسبت 4:1؛ مالکانہ نسبت 7:12)

20۔ بیچے گئے مال کی لاگت 1,50,000؛ کاروباری (تعمیلی) اخراجات 60,000روپے؛ فروخت 2,60,000روپے ہے اور فروخت واپسی 10,000 روپے ہے عمل کاری نسبت کا حساب لگائیے۔

(جواب: عمل کاری نسبت 84%)

21۔ اختتام سال 31 مارچ 2007 کو مندرجہ ذیل ملخص لین دین اور نفع نقصان کھاتہ اور اسی تاریخ کا تختۂ توازن ہے۔

اخراجات/نقصانات	رقم (روپے)	مالیات (آمدنی)/ فائدہ	رقم (روپے)
افتتاحی اسٹاک	5,000	فروخت	50,000
خریداریاں	25,000	اختتامی اسٹاک	7,500
بلاواسطہ اخراجات	2,500		
خام منافع	25,000		
	57,500		**57,500**

انتظامی اخراجات	7,500	خام منافع	25,000
سود	1,500		
فروخت اخراجات	6,000		
خالص منافع	10,000		
	25,000		**25,000**

© NCERT not to be republished

واجبات	رقم (روپے)	اثاثے	رقم (روپے)
حصہ سرمایہ	50,000	زمین وعمارت	25,000
رواں واجبات	20,000	پلانٹ ومشینری	15,000
نفع نقصان	10,000	اسٹاک	7,500
		متفرق قرض دار	7,500
		قابل وصول ہنڈیاں	6,250
		نقد ہاتھ اور بینک میں	8,750
		فرنیچر	10,000
	80,000		**80,000**

پتہ لگائیں۔ (i) خام منافع نسبت (ii) رواں نسبت؛ (iii) ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) (iv) اسٹاک الٹ پھیر (فروخت) نسبت (v) قائم اثاثے الٹ پھیر تناسب۔

(**جواب**: خام منافع نسبت 50%؛ (ii) چالو (رواں) نسبت 3:2؛ (ii) ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) 1.125:1؛ (iv) اسٹاک الٹ پھیر نسبت 4 گنا؛ (v) قائم اثاثے الٹ پھیر تناسب 1:1)

22۔ مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے معلوم کریں خام منافع نسبت، اسٹاک الٹ پھیر نسبت اور قرض دار الٹ پھیر نسبت

فروخت	3,00,000 روپے
بیچے گئے مال کی لاگت	2,40,000 روپے
اختتامی اسٹاک	62,000 روپے
خام منافع	60,000 روپے
افتتاحی اسٹاک	58,000 روپے
قرض دار	32,000 روپے

(**جواب**: خام منافع نسبت 20%؛ اسٹاک الٹ پھیر نسبت 4 گنا؛ قرض دار الٹ پھیر نسبت 9.4 گنا)

© NCERT not to be republished

پروجیکٹ

پروجیکٹ 1

اپنی پسندیدہ 2 مصنوعاتی کمپنیوں کی ویب سائٹ پر جا کر اس باب میں متعارف کرائی گئی نسبت کا تقابلی مطالعہ کیجیے۔ آپ کے تجزیے میں کم از کم گذشتہ تین سال کا احاطہ ہونا چاہیے۔

پروجیکٹ 2

ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی ویب سائٹ میں جا کر ان کے حالیہ مالیاتی گوشوارے ڈاؤن لوڈ کیجیے اور ان سے پچھلے پانچ برسوں کا نفع مندی نسبت تجزیہ تیار کیجیے۔

جوابات: اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—I

(a) غلط (b) درست (c) درست (d) غلط (e) درست (f) غلط

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—II

d(i) b (ii) b (iii) a (iv) b (v) d (vi)

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—III

c (i) b (ii) a (iii) c (iv) c (v) c (vi)

© NCERT not to be republished